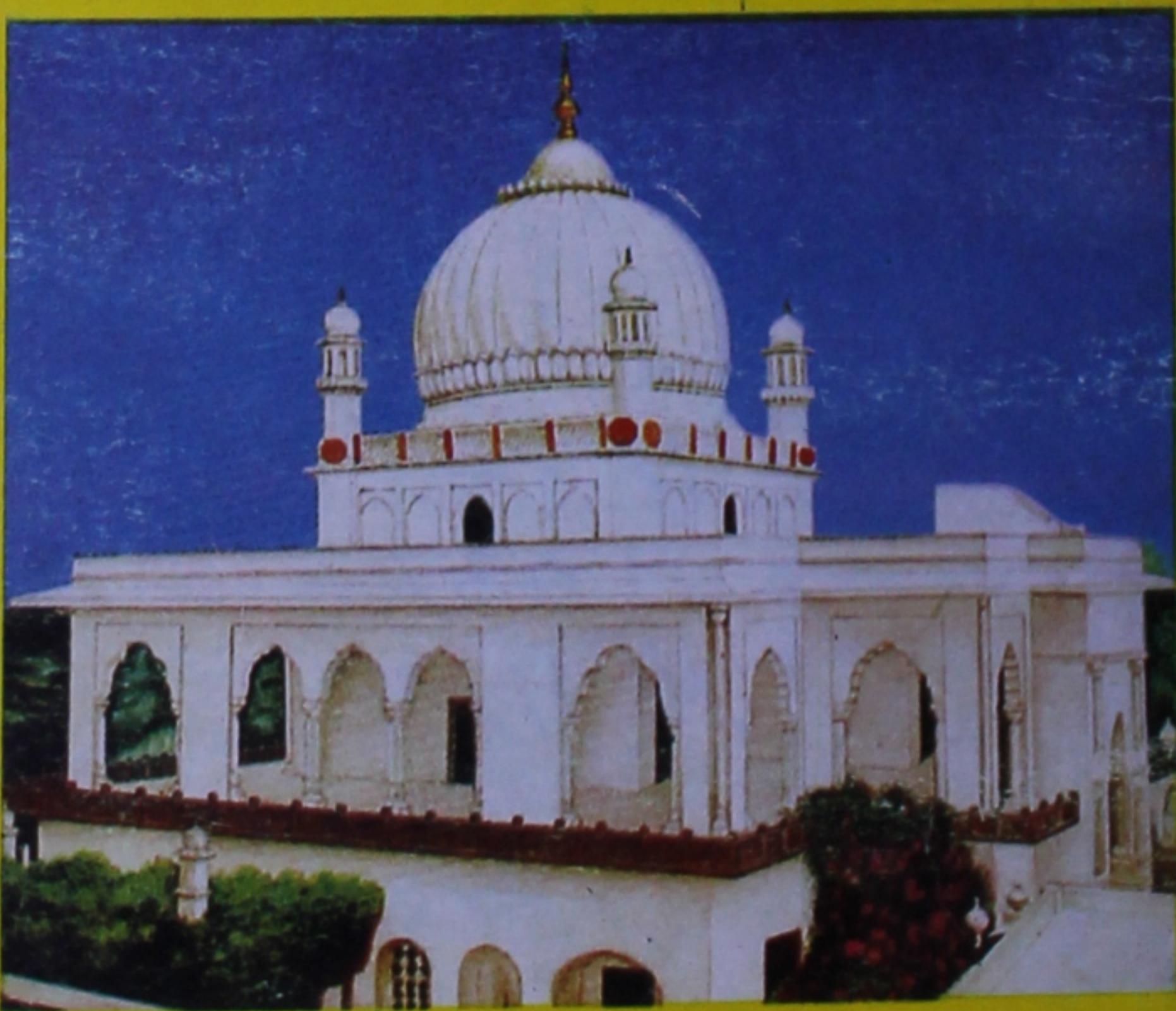


# بزرہ جات طریقت



زار مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

احمد بر اخلاق

مرتوی خواہ مسلم زین  
بیت مکن جب قرآن زین  
(قبال)

## تذکرہ و شجرہ حاجات طریقت

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی  
نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۸۹۷ء / ۱۳۱۵ھ

مزار مبارک حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی<sup>ر</sup>  
چورہ شریف ضلع اٹک

ترتیب و تالیف

احمد بدر اخلاق  
سے ۳۴۳ شاہرا غ لاهور

## جملہ حقوق محفوظ

تذکر حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ	نام تالیف
احمد بدر اخلاق	مؤلف
بار اول	طبع
محمد احسن اخلاق (ایم کام)	ناشر
۱۹۹۳ء	سال طباعت
۵۰۰	تعداد اشاعت
۲۲	صفحات
کپیوڑ کپوزٹ	ناپورگرافس - لاہور
زیر اہتمام	محمد اسد اخلاق
	مطبوعہ

## مندرجات

۵	احمد بدر اخلاق	حرف اول
۱۰	محمد حسن خاں میرانی نوشاہی	حروف تھیں
۱۲	(۱) خانوادہ والدین اسم و القاب، ولادت، وطن (۲) حسب و نسب (۳) تعلیم و تربیت، بیعت و خلافت	باب اول
۱۴	اخلاق و عادات	باب دوم
۱۸	خوارق و کرامات	باب سوم
۲۳	حلیہ مبارک اور معمولات	باب چہارم
۲۶	(۱) حضرت خواجہ فقیر محمد حوراہیؒ کے ارشادات (۲) وفات	باب پنجم
۲۹	اولاد و امیجاد حضرت فقیر محمد حوراہیؒ	باب ششم
۳۵	خلفاء حضرت خواجہ فقیر محمد حوراہیؒ	باب هفتم
۴۰	شجرہ نسب حضرت خواجہ فقیر محمد حوراہیؒ اولاد و امیجاد	باب هشتم
۴۴	شجرہ جات طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد حوراہیؒ	باب نهم
	نکایات	

## والدہ مرحومہ

### کی خدمت میں

جن کے ذکر و اذکار نے بچپن میں ہی میرے دل میں اولیائے کرام کے ساتھ والمانہ عقیدت و ارادت پیدا کر دی۔ اس تذکرہ کی تدوین و تالیف اسی جذبہ عقیدت و محبت کی مظہر ہے۔

خاک راہ در دمندار

احمد بدر اخلاق

## حرف اول

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء کرام نے سنت نبویؐ کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد و تبلیغ کی مند سنبھالی اور معاشرے کی اصلاح و تربیت کی، اس سلسلے میں خدمات سرانجام دی گئیں وہ ہماری مذہبی اور ثقافتی تاریخ کا روشن باب ہیں۔

اگرچہ بزرگان دین اور اولیائے کرام نے اپنے اپنے مخصوص انداز فکر میں اسلام کے لئے بہا خدمات انجام دیں۔ تاہم یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بر صغیر پاک و ہند میں اسلام کی جیں انہی بزرگان دین کی بدولت مضبوط ہوئیں۔ سلسلہ نقشبندیہ اپنی خصوصی تعلیمات کے باعث صرف سرذمین پاک و ہند میں ہی مشور نہیں بلکہ ایران، افغانستان، پنج بخارا، سرقند اور ماوراء النهر تک شہرت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سلسلے کے معتقدین انہی علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی اور ان کے نامور خلفاء خاص کر خواجہ علاؤ الدین عطار المتنوف ۸۰۲ھ، مولانا یعقوب چرخی المتنوف ۸۵۰ھ، حضرت عبد اللہ احرار المتنوف ۸۹۵ھ، مولانا عبدالرحمن جامی صاحب مولف ”نحوت الانس“ المتنوف ۹۸۰ھ نے اور پھر ان کے بعد ان حضرات کے خلفاء عظام نے اس سلسلہ کو بڑا فروغ دیا اور اپنے علمی و روحانی زوق کے مطابق ایک عالم کو فیض پہنچایا۔

مرنٹن پاک و ہند میں حضرت باقی بالله نقشبندی المتنوف ۱۳۰۰ھ نے اس سلسلہ کا چراغ روشن کیا۔ آپ اپنے مرشد مولانا خواجہ امکنگی المتنوف ۱۰۰۸ھ کی اجازت سے ہندوستان تشریف لائے۔ دہلی میں قیام کیا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو مقبول خاص و عام کر دیا۔ آپ کے نامور مرید و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی نے اس سلسلہ کو باہم ہروج تک پہنچایا اور اس وقت کے مذہبی و سیاسی حالات کے پیش نظر انہوں نے اشاعت دین اسلام کا مکمل انتظام کیا۔ غیر اسلامی تصورات، دسوم اور رواج کی اصلاح اور درفع بدعت والحاد میں قائل قدر خدمات سرانجام دیں۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے پیر بھائی حضرت مرتضیٰ حسام الدین نقشبندی "بھی تبلیغ دین میں مقدور بھر کو شش کرتے رہے۔ مرتضیٰ حسام الدین کی تبلیغ کاوشوں سے تک آکر چند معاون دین نے جماں نگیر کے کان بھرے۔ جماں نگیر اس وقت کشمیر میں تھا۔ آپ کو وہیں آنے کا حکم دیا۔ جب آپ لاہور پہنچے تو ان کو بشارت ہوئی کہ کشمیر کی بجائے دہلی جانا ہو گا۔ چنانچہ چار روز کے بعد معلوم ہوا کہ جماں نگیر فوت ہو گیا۔ آپ دہلی واپس روانہ ہو گئے۔

اس زمانے میں نقشبندی خاندان کی ایک اور بزرگ ہستی حضرت خواجہ سید خاوند محمود المعروف بہ حضرت ایشان "بھی تبلیغ اسلام میں معروف تھے۔ چک خاندان کے آخری بادشاہ یوسف شاہ بن علی شاہ کے زمانے میں حضرت ایشان "کشمیر میں وارد ہوئے۔ اس وقت خطہ کشمیر میں شیعہ و سنی فسادات کے باعث بڑا پر آشوب زمانہ تھا۔ آپ نے خانقاہ فیض پناہ نقشبندیہ کا اجراء کیا اور تبلیغ دین میں کوشش ہوئے۔ اس طرح بے شمار افراد آپ کے حلقة ارادت و عقیدت میں شامل ہوئے اور اہل بدعت و ضلالت کی ایک کثیر تعداد بھی آپ کے دست حق پر تائب ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی "کے خلیفہ حضرت آدم بنوری" نے ملاقات سرہند میں تبلیغی سلسلہ جاری رکھا جبکہ شیخ محمد طاہر بندگی "نے لاہور کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ لاہور ہی میں ایک مدرسہ بھی جاری کیا جہاں علوم فقہ و حدیث اور تفسیر کی تعلیم دی جانے لگی۔ آپ عمر بھروسہ عظوظ و خطابیت اور درس و تدریس کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے خلافاء میں حضرت ابو محمد نقشبندی "سید صوفی دہلوی "شیخ لکمن مست" اور شیخ ابو القاسم نقشبندی" زیادہ مشہور ہیں کہ جنہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

شیخ بدیع الدین "نے جماں نگیر کے لئکر میں ہزارہا لوگوں کو صراط مستقیم پر لگایا۔ حضرت شیخ نور محمد یعنی "حضرت شیخ حمید بخاری" حضرت شیخ مزلی "اور حضرت شیخ طاہر بد خشائی "نے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ اسلام کا پرچم بلند رکھا۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی "کے فرزند حضرت خواجہ محمد معموم" اور حضرت خواجہ محمد سعید "نے تبلیغ کا بیڑا اٹھایا۔ سرہند شریف میں حضرت مجدد الف ثانی "کی غیر موجودگی میں صاحبزادگان ہی رشد و ہدایت کا کام جاری رکھے ہوئے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی "فرماتے ہیں "جس قدر حقائق و عارف بمحض پر منکشف ہوتے ہیں میرے بیٹے انہیں اخذ کر لیتے ہیں۔"

اسی طرح حضرت ایشان "کے صاحبزادگان حضرت خواجہ احمد" حضرت خواجہ معین الدین "اد حضرت بہاؤ الدین "نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ بڑا وسیع کر لیا تھا اور ہزاروں بندگان خدا کو راہ ہدایت دکھائی۔ خواجہ معین الدین "نے کشمیر میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنے والد

ماجد کی تعمیر کردہ خانقاہ میں تمام عمر درس و تدریس میں معروف رہے۔ آپ کے ہم عصر نقشبندی بزرگ حضرت نور محمد کلوکا شپوری اور حضرت نبیاء الدین نے بھی کشیر میں اپنی تبلیغی کاوشوں سے ہزارہا بندگان خدا کو راست پر لگایا۔

حضرت عبد اللہ سرہندی، حضرت محمد سعید سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت جنت اللہ خواجہ محمد نقشبند سرہندی، حضرت خواجہ محمد زیر سرہندی، حضرت خواجہ نور محمد بدایوی، حضرت خواجہ اشرف ملی، حضرت نورالحق نقشبندی، حضرت محمد حسن، حضرت قطب الدین، حضرت نقام الدین، حضرت نور الدین المعروف بے آناتب کشیر اور حضرت خواجہ کمال الدین نے ہنخاپ وہلی اور کشیر کے علاقوں میں تبلیغ دین میں اپنی سعی و کاوش سے ہزارہا لوگوں کو راست پر لگایا۔

اس زمانہ کے بزرگوں نے مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور احکام خداوندی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و اشاعت کو مقدم رکھا اور مسلمانوں کو عقائد پاظلم سے بچانے کی مقدور بھر کو شش کرتے رہے۔ اس دور میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید، حضرت حافظ سید محمد جمال اللہ رام پوری، حضرت خواجہ محمد عیسیٰ گنڈا پوری، حضرت شاہ غلام علی دہلوی، حضرت حاجی احمد سندھی، حضرت شاہ حسین عکان شریفی، حضرت امام علی شاہ عکان شریفی، حضرت شاہ ابو سعید دہلوی، حضرت احمد سعید دہلوی، حضرت مولوی محمد شریف قدھاری، حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسری، حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دام المضوری، حضرت مولانا خواجہ غلام دیکھیر تصوری، شاہ رکن الدین انواری، حضرت خواجہ محمد حسن جان سرہندی ٹھڈو سائیں، حضرت خواجہ غلام مرتضی، حضرت مولوی شیر محمد شرپوری، حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مسعود دہلوی، حضرت بابا فیض محمد تیراہی، حضرت بابا نور محمد چوراہی، حضرت سید میر جان کاملی۔ صوبہ سندھ، صوبہ ہنخاپ، ریاست رام پور اور وہلی میں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔

سلسلہ تصوف میں دوبار عالیہ چورہ شریف چند اس بحاج تعارف نہیں۔ یہ اہل دل کی بستی ہے اور اہل دل ہی جانتے ہیں کہ عرصہ ہائے دراز پہلے حضور بابا حمی خواجہ خواجہ گان فخر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بانی چورہ شریف خواجہ نور محمد صاحب المعرفہ بابا تیراہی سرکار اور آپ کے فرزند ارجمند قطب ارشاد بابا حمی فقیر محمد صاحب المعرفہ بابا حمی نے ایسا چراغ روشن کیا کہ جس کی نورانی شعاعوں نے مردہ دلوں کو وہ زندگی عطا کی جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ اس چراغ کی روشنی نے کہیں تو دوبار عالیہ علی پور شریف کو منور کیا اور کہیں عیدگاہ شریف (راولپنڈی) کو روشن کیا اور

کہیں متبوض کشیر میں دربار اتروی شریف کو چار چاند لگائے اور کہیں پتھے ہوئے پہاڑوں میں دربار نصیال شریف میں عشق و محبت کا سند رہایا تو کہیں ریگستانی علاقہ کو سیراب فرمایا اور دربار عالیہ پاؤلی شریف ہایا اور کہیں دربار عالیہ کیاں شریف (آزاد کشیر) کو تصوف اور معرفت و حقیقت کی بلندیوں تک پہنچایا۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی دور حاضر کی اہم شخصیت تھے۔ آپ کامل و اکمل صاحب تصرف اور زبردست جذبہ کے مالک تھے۔ تمام عمر بداشت طلق اور تبلیغ دین اسلام میں گذاری اور اپنے علمی و روحانی فیوض و برکات سے ایک دنیا کو فیضیاب کیا۔ صوفیائے کرام جس طرح زندگی میں لوگوں کو اپنے فیض سے مستفید کرتے رہے ہیں اسی طرح ان کی رحلت کے بعد بھی ان کا فیض جاری و ساری رہتا ہے اور یہ فیض روحانی طور پر پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق کی وجہ سے تمام تر خصوصیات اور صفات کے حامل تھے۔ آپ ہمیشہ خدمت قراءہ و مسکین و مسافرن میں کمربنة رہے اور حتی الامکان ان کی خاطر و مدارت اور امداد میں معروف رہتے۔ شرشر ہمگاؤں گاؤں دورہ فرماتے اور بندگان خدا کو احکامات اور پیغامات رسول مقبول صلی اللہ علیہ سے آگاہ فرماتے اور عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے۔ آپ کی زندگی کا واحد نصب العین دین و دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت تھا اور دین کی حمایت میں زندگی کے ہر شعبہ میں کفر و ضلالت کے مقابلہ میں بر سر پیکار رہے۔

اس تالیف میں میں نے تین چیزیں مد نظر رکھی ہیں، ایک یہ کہ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی کے تمام پہلوؤں پر ضروری اور دستیاب معلومات جمع کر کے سوانحی خاکہ مکمل کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسرا یہ کہ دینی، علمی خدمات روحانی فیوض و برکات کے ان گوشوں کو زیادہ اجاگر کیا ہے جس سے شخصیت کا واضح تعارف ہو اور ان کی محنت و کاوش اور جد و اکتساب کا اندازہ بھی ہو سکے۔ تیسرا یہ کہ باباجی کے تمام شجرہ جات طریقت بھی آخر میں دے دیئے گئے ہیں۔

آخر میں جناب پیر طریقت صاحبزادہ محمد کبیر علی شاہ نقشبندی مجددی سجادہ نشین دربار چورہ شریف، جناب حکیم محمد موسیٰ امر ترسی صاحب، امتیاز محمود صاحب، ڈاکٹر گلفام عبدالیب ہاشمی اور عامر مسعود صاحب کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے اس کتاب کی تدوین و تالیف میں میری مدد فرمائی اور تیقی مشوروں سے مجھے توازا اور بعض قابل قدر کتب فراہم کیں۔ اس سعی و کاوش کے باوجود اگر کوئی فروگذشت رہ گئی ہو تو اہل علم حضرات سے محدث خواہ ہوں۔ اگر وہ مجھے اس سے مطلع فرمائیں تو ان کا ممنون احسان ہوں گا تاکہ آئندہ کسی اشاعت میں اس کو ملحوظ رکھا جائے۔

اس مختصر سے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے اللہ ہمیں دین برحق کی خدمت کرنے  
کا زیادہ جذبہ صلحت فرمा اور بزرگان دین کے لئے قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرم۔ آئین شم  
آئین

خاک راہ در دنداں

احمد بدر اخلاق عفی عنہ  
۳۲۳ شاہزادگان، لاہور

## حروف تحسین

کتاب "شجرہ جات طریقت" گرامی قدر میاں احمد بدر اخلاق صاحب کی تالیف ہے جس میں تیرہویں چودھویں صدی کے عظیم نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۱ھ) چورہ شریف، ضلع ایمک کے سوانح حیات تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ درج ذیل جلیل القدر بزرگان آپ کے مرید و خلیفہ تھے:

- ۱۔ حضرت امیر ملت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری (سیاکوٹ متوفی ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء)
- ۲۔ حضرت ثانی لاٹانی پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری (سیاکوٹ) متوفی ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء
- ۳۔ حضرت بابا محمد خان عالم۔ باوی شریف (ضلع سُجراں، پنجاب) متوفی ۱۳۸۸ھ
- ۴۔ حضرت حافظ عبدالکریم۔ عید گاہ راولپنڈی۔ متوفی ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء

حضرت بابا فقیر محمد چوراہی کو چودہ خانوادوں کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ یہ چودہ خانوادے سلسلہ صوفیاء کی چودہ شاخیں ہیں جو چار پیروں کے سلسلے سے نکلی ہیں۔ ان چودہ خانوادوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ میاں احمد بدر اخلاق صاحب نے یہ کتاب بڑی کاوش اور جانشناختی سے لکھی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب کے لئے آپ کو دور دراز کے سفر اختیار کرنے پڑے اور ان سفروں کی تکالیف کو آپ نے کمال خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کتاب کو خوب سے خوبتر بنانے کی از حد سعی فرمائی۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جس نے ایک قوم کو دوست رکھا مگر ان کی ملاقات سے مشرف نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن انسان اس کے ساتھ ہو گا جس کو وہ دوست رکھتا تھا۔ اولیائے کرام وہ مبارک ہستیاں ہیں کہ جہاں ان کا ذکر ہوتا ہے وہاں رحمت اللہی نازل ہوتی ہے۔ ان ہی کے قدموں کی برکت سے آسمان سے میں برتا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہے۔ شاعر حکیم کرام کے حالات کے مطالعہ میں اور کئی فائدے ہیں۔ مطالعہ کرنے والوں کو ان بزرگوں سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے اور جس صاحب نے کسی بزرگ کے حالات لکھے اور ان کو زیور طبع سے آراستہ کر کے لوگوں میں برائے مطالعہ منت تقدیم کیا ہے شک وہ تحریر کرنے والے صاحب قیامت کے دن اس ولی کے دامن سے وابستہ ہوں گے۔ انشاء اللہ جناب بدر صاحب کو ایک نہیں کئی ولیوں کی حقیقت (ہمراہی) کا شرف حاصل ہو گا کیونکہ

انہوں نے بیسیوں بزرگان دین کے تذکرے مرتب فرمائے ہیں۔  
میں جناب احمد بدر اخلاق و دیگر معاونین دنیا شرمن کی عمر و صحت کی برکت کے لئے دعا کرتا  
ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں سرخواز فرمائے۔ خاتمہ پا الخیر فرمائے اور اپنے فضل و کرم  
سے نوازے۔

دعا کو و دعا جو

محمد حسن خاں میرانی نوشانہی  
۹۰۳۔ ”میرانی“ منزل، محلہ بجل پورہ  
شہر پہاولپور

۱۹۹۳ء ستمبر مہر  
معاشر ۲۳ ربیعہ بروز چیر

## حالات زندگی

### (۱) خانوارہ، والدین، اسم و القاب، ولادت، وطن

ہماری ملی تاریخ درخشندہ ستاروں سے عبارت ہے۔ ان میں حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ مقام تیزی شریف مضائقات تیراہ (افغانستان) ۱۳۹۸ھ/۱۷۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت خواجہ نور محمد بن خواجہ فیض اللہ تیراہی کے فرزند دوم تھے۔ اسم شریف فقیر محمد جنکہ لقب حاجی گل بایا جی تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

آپ مادرزادوںی تھے۔ جس روز آپ پیدا ہوئے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیا تب گھروں کو نگر ہوئی۔ آپ کے جدا امجد حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی اس وقت بعید حیات تھے، یہ معاملہ سن کر تشریف لے آئے۔ فرمایا کہ یہ توابی سے اپنا حصہ طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ انسوں نے اپنی زبان مبارک نومولود کے منہ میں ڈال دی، جسے وہ دیر تک چوتے رہے اور اس کے بعد والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ اس طرح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی مبارک و عظیم نسبت روز اول سے آپ کو عنایت فرمادی گئی۔ جدا امجد نے ارشاد فرمایا ”یہ لڑکا برا نیک بخت ہو گا اور اس کے وجود سے خلق خدا کو بہت فیض پہنچے گا۔“ آپ کا چہرہ مبارک اس روز انوار الحی سے مثل نہاتب کے چمک رہا تھا۔

حضرت خواجہ نور محمد ”تقریباً اسی (۸۰) سال تیزی شریف میں رہے اور اپنے فیض و کرم، رشد و ہدایت، خلق و محبت کے ایسے جیشے جاری فرمائے جن سے ہزاروں تشنہ کام فیضیاب ہوئے۔ جب آپ کا شہرہ عام ہوا تو بعض لوگ حد کرنے لگے جنہیں آپ خودہ پیشانی اور میر و استقامت سے برداشت کرتے رہے۔ علاقہ تیراہ کے ایک گاؤں ”چیری“ میں ایک براۓ نام حاسد مولوی ولی خاں رہتا تھا جو آپ کا سخت مخالف تھا اور جنکہ لوگوں کو درغلا تا تھا کہ بایا جیو صاحب کی خدمت میں کوئی نہ جائے کیونکہ ان کا طریقہ اچھا نہیں۔ اس کی خرافات سن کر نادا قف افغان لوگ مشتعل ہو گئے۔ آپ کے پیشتر مردین و خلفاء کا تعلق علاقہ ہنگاب اور اس کے نواحی سے تھا۔ جنکہ آپ کی سکونت آزاد پچان قبائل کے علاقہ تیراہ شریف میں تیزی شریف کے مقام پر تھی۔ جہاں رسول و رسائل کے انتظامات بالکل ناکافی تھے۔ آپ کے عقیدت مندوں کو جو ہنگاب سے زیارت کے لئے آتے تھے، راستے میں لیٹرے لوٹ لیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت بابا جیو نے مولوی ولی خاں کو بلا یا اور کہا "اگر میرے عقیدہ عمل اور قول و فعل میں کوئی شرعی ستم ہے تو مجھے آگاہ کرو رہے اس فضول مخالفت سے باز آجائو۔" وہ توحد کامارا تھا۔ عقیدے کی خرابی کیا بیان کرتا۔ آپ کی باتوں کا الٹا اثر ہوا اور وہ پسلے سے بھی زیارت آپ کے مردوں کو علک کرنے لگا۔ چند سال تو آپ اس تکلیف کو برداشت کرتے رہے مگر بعد میں دوستوں کی تکلیف گوارہ نہ ہوئی۔ قبلہ عالم حضرت بادا جی "تیزی شریف" سے نقل مکانی فرمائ کر موضع دراڑہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ جو کہ تیزی شریف سے تقریباً ہا میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ نے دراڑہ میں چھ سال قیام فرمایا اگر جب میاں احمد فقیر اور دیگر مخلص یاران طریقت نے اصرار کیا کہ آپ چورہ گاؤں تشریف لے آئیں تو ۲۸۳ھ میں موضع چورہ شریف نزد انک تشریف لے گئے اور وہاں ڈیڑھ سال قیام کے بعد وصال فرمایا۔

چورہ شریف را ولپنڈی سے ۱۰۸ کلو میٹر کوہاٹ سے ۷۰ کلو میٹر اور انک سے ۵۰ کلو میٹر کے فاصلے پر بھتی ندی کے کنارے سنگاخ چٹانوں پر واقع ہے۔ چورہ شریف نام پڑنے کی وجہ تینیہ تو معلوم نہیں ہو سکی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت نور محمد تیرا ہی "کے دربار عالیہ کے مشرق کی طرف زمانہ قدیم میں ایک گاؤں آباد تھا جس کا نام معلوم نہیں ہوسکا، لیکن جب امتداد زمانہ کے باعث وہ تباہ و بریاد ہو گیا تو اس کے جنوب میں موجودہ گاؤں آباد ہوا (چونکہ پہلا گاؤں "چورہ" ہو چکا تھا) لہذا لوگوں نے اسے "چورہ" کے نام ہی سے پکارا۔ "چورہ" گاؤں میں حضرت بادا جی "کے مخلص مرید تھے جو آپ کے پاس تیرا ہ شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس گاؤں میں حضرت بادا جی کا ایک مخلص مرید و خلیفہ میاں فقیر محمد بھی رہائش پذیر تھا۔ ایک رات حضرت بادا جی "مع مد مشائخ نقشبندیہ" کے فقیر محمد کو چورہ گاؤں سے ایک میل کے فاصلے پر شہاب کی طرف ایک ندی کے کنارے لے گئے اور حکم دیا کہ اس جگہ ایک مسجد بنائی جائے اور آبادی کے لئے بھی جگہ تجویز فرمائی۔ روضہ مبارک اور مزارات اولاد مبارک کی جگہ علیحدہ علیحدہ ہتا ہی۔

مجمع کو میاں فقیر محمد نے احباب کو جمع کیا اور ساتھ لے کر وہ جگہ پہچانی۔ احباب نے اس جگہ کو نشان ہو دکرنے کے لئے پتھر نصب کیا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ یہ بشارت حضرت خواجہ نور محمد چورا ہی کے چورہ شریف تشریف لانے سے گیارہ سال قبل وقوع پذیر ہوئی اور اس وقت تک آپ کا قیام علاقہ تیرا ہ شریف بمقام تیزی شریف میں تھا۔ جب حضرت بادا جی "نے اس نشان نزد جگہ پر جو بربک (ندی) واقع ہے، قیام فرمایا تو وہاں مختصری آبادی وجود میں آگئی۔ اس طرح گاؤں چورہ شریف کی نسبت آپ کے قیام کی وجہ سے زبان زد خاص و عام ہو گئی۔

## (۲) آپ کا حسب و نسب

شجرہ مبارک حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے مرتب و مولف جناب عالم الدین ص ۲۰ پر تحریر کرتے ہیں کہ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے امام رفع الدین سے جاتا ہے اور شجرہ نسب ۳۶ واسطوں سے خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاتا ہے۔

خواجہ فقیر محمد چوراہی بن خواجہ نور محمد بن خواجہ فیض اللہ بن خان محمد بن علی محمد بن شیخ سلیمان بن سلطان شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبدالحی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ امام رفع الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبد اللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین علی الملقب پر فرخ شاہ کاملی بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبد اللہ (الواعظ الاصغر) ابن شیخ عبد اللہ (الواعظ اکبر) بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراهیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبد اللہ بن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## (۳) تعلیم و تربیت، بیعت و خلافت

آپ نے مروجہ علوم اپنے والدہ ماجد سے پڑھے اور باطنی فیوض بھی انہی سے حاصل کئے۔ آپ بچپن ہی سے ذکر و لکھراور مراقبہ میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کو اپنے والدہ ماجد سے انتہائی محبت و رابطہ حاصل تھا جس کی وجہ سے آپ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے طریقہ کلام اور اخلاق و اعمال وغیرہ میں بھی ان جیسے ہو گئے تھے۔

آپ کے والدگرامی قدر نے آپ کو ہیں سال کی عمر میں خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ اپنے برادر اصغر حضرت خواجہ دین محمد چوراہی (ف ۱۳۵۰ھ) کے ہمراہ بخارب کے تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے تاکہ خلق خدا کو راہ ہدایت دکھائیں۔ جب آپ بادولی شریف ضلع جملہ پہنچے تو خلیفہ خان عالم صاحب کے فرزند قلام عجی الدین صاحب اور بست سے دوسرے لوگ آپ کے علماء ارادت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد آپ سیاکوت تشریف لے آئے۔ وہاں بھی صد ہا لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ آپ دو ماہ تک سفر میں رہے اس کے بعد گردانیں تشریف لے گئے۔ پہلے سفر میں ہی آپ کے مردوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔

حضرت خواجہ نور محمد چوراہی " کے انتقال کے وقت حضرت خواجہ نقیر محمد چوراہی موجود تھے، آپ کا سر مبارک ان کے زادوں پر تھا اور انہوں نے بدست خود جمیزوں مخفیں کی اور مبارک ہاتھوں

سے آپ کو لودھ شریف میں دراز کیا اور جو کچھ فیض بالمنی اور خزانہ تھی تھا اس وقت ان کو عطا کیا۔ والد ماجد کی رحلت کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کو چورہ خانوادہ نقفر کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ لیکن زیارہ تر سلسلہ نقشبندیہ اور سلسلہ قادریہ کی اشاعت فرمائی اکثر طالبوں کو ایک ہی نگاہ میں صاحب ارشاد بنا دیتے۔

## اخلاق و عادات

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حقوق میں سے خاص آدمی ہی ایسے برگزیدہ ہوتے ہیں جن کو قدرتِ خود ہی کسی مخصوص کام کے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ اس امر کا ثبوت ان بزرگوں کے کارناٹے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ان کے ہر عمل سے ان کی آنکھوں زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ لوگ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ کے ”ولی“ ہیں۔ حضرت فقیر محمدؒ اپنے زمانے کے عامل، مجموٰ تفہیم کامل تھے۔ درس و تدریس میں اپنی نظریہ آپ تھے۔ علوم عقلی و فلسفی پر پورا عبور حاصل تھا۔ بڑے معتقد تھے۔ کئی سال تک شنگان علم و ہدایت کو سیراب کرتے رہے۔ آپ کا حلقة بڑا و سبیع تھا۔ طالبان علوم دینیہ دور دور سے آگر آپ سے اخذ فیض کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت جمالی تھی اور سال ہا سال تک آپ کسی پر غصہ نہ ہوتے تھے۔ ہر وقت خوش و خرم نظر آتے۔ لہذا کسی دوست کے متعلق بھی ڈکایت سننا گوارہ بند کرتے تھے۔ آپ تحمل و برداشتی میں اپنی مثال آپ تھے۔ کسی سے کوئی غلطی یا خطأ ہو جاتی تو فوراً معاف فرمادیتے۔ آپ سکون و خاموشی کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ کی مجلس میں بڑے بڑے علماء و امراء حاضر رہتے تھے۔ مگر آپ کی ذی وقار اور بارہب د شخصیت کے سامنے کسی کولب کشائی کی جرأت نہ ہوتی۔ جو بیٹھ جاتا اس کا اٹھنے کو جی نہ چاہتا۔ آپ ہمیشہ صاف تحریر رہتے اور پاکیزہ اشیاء کو پسند فرمایا۔ سفر میں خلفاء و درویش ہمراہ رہتے۔ محفل آرائی و زیارت سے متذہب ہوتے۔ اگر ایک دفعہ کسی کی دعوت قبول کر لی تو پھر کسی دوسرے کی دعوت کو کبھی ترجیح نہ دی۔ خیری روٹی اور سمجھڑی بہت مرغوب تھی۔ کسی خاص چیز کے عادی نہ تھے جو کچھ موقع پر حاضر ہو تا پار صادر غبت کھا لیتے۔ آخری وقت میں راولپنڈی کے احباب کے اصرار پر چائے پینا شروع کی۔ آپ اپنے مریدوں کو لفظ مرید سے نہ پکارتے بلکہ لفظ ”یار“ یا ”دوست“ استعمال کیا کرتے تھے۔ اپنے خلفاء کی بہت عزت اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے تاکہ ان کے معتقدین میں ان کا رجہ بڑھے اور جس خلیفہ صاحب کے علاقے میں تشریف لے جاتے وہاں اس کے محدودے سے ہر کام کرتے۔ بہت کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو باطن درست کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ خدا کو دنیاوی خواہشات اور نفسانی لذت کے لئے نہ یاد کیا کرو۔ بلکہ خدا کی یاد خالص خداوی کے لئے ہوئی چاہئے۔ آپ حتی الامکان کسی کا احسان نہ انجاتے۔ اگر کوئی احسان کرتا تو یہ شے اب سے یاد رکھتے۔ حتیٰ کہ اس کا دس گناہوں میں ایک

فرماتے۔ آپ شروع میں کم از کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن قیام فرماتے تھے اور جیسی جگہ ہوتی ویسے ہی مقیم ہوتے۔ آپ کے ساتھ ہمیشہ چند خلفاء اور درویش سفر میں رہتے۔ آپ زاہد نلک یا محض ظاہر پست نہ تھے بلکہ لوگوں کے درستی باطن کا خیال زیادہ رکھتے اور کبھی بھی اجتاع سنتُ نے قدم باہر نہ رکھتے۔ اکثر شب بیدار رہتے۔ جب لیٹتے تو سر سے پاؤں تک سیاہ لٹکی اوڑھ لیا کرتے۔

اگر کوئی باتوںی شخص آتا تو آپ فرماتے کہ مجھے باتیں نہیں آتیں۔ آپ کبھی کبھی خاص احباب سے معاونت فرماتے ورنہ اکثر مصافیہ پر ہی اکتفا فرماتے۔ آپ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں ہی لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ بیعت کرتے وقت آپ مختلف مواقع پر درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

بَارِسُولُ اللَّهِ اَنْظَرْ حَالَنَا      لَا حَبِيبُ اللَّهِ اَسْعَعَ قَالَنَا  
اَنَّى لِي بِرَوْهُمْ مَغْرِقٌ      خَلِيلِي سَهْلٌ النَا اَشْكَالَنَا

---

ہر دم خدا را یاد کن دلمائے غمگین شاد کن । بُلِيل صفت فریاد کن مشغول شود ر ذکر ہو  
غائلی کفر است پہاں در وجود آدمی ایں چین کافرشدن را حاجت زنا نیست

---

(ترجمہ) (۱) اے اللہ کے رسول! میرے حال پر نظر فرمائیے۔ اے اللہ کے جبیب  
میری عرض بننے میں غنوں کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔ میری دشکیری فرمائیے  
اور مشکل آسان کر دیجئے۔

(۲) ہر وقت خدا کو یاد کر، افرادہ دلوں کو خوش کر، بُلِيل کی طرح فریاد کر اور اللہ  
کے ذکر میں مشغول رہ۔ غفلت کفر ہے۔ جو آدمی کے وجود میں چھپا ہوا ہے۔ اس  
طرح کافر ہونے کے لئے زنا کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت فقیر محمد چوراہیؒ پیر طریقت و اائف اسرار حقیقت جامع علوم ظاہر و باطن کامل وقت  
اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ فضیلت اور زہد و تقویٰ کے باعث آپ کو بڑی ہرمت  
حاصل تھی۔ اپنے معاصرین علماء و صوفیاء سے تخلصانہ و دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔ تمام عمر  
درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں گزری۔

## خوارق و کرامات

حضرت فقیر محمد چوراہی<sup>(۱)</sup> درع و تقویٰ کا سچا نمونہ تھے۔ عوام سے جب ملتے تو بھی اکساری سے ملتے۔ علماء و مشائخ کی عزت و حکم کرتے۔ آپ عموماً سادہ نیلگوں لباس پہنتے۔ کبھی کبھار نیلگوں لئنگی یا چادر بھی اوڑھ لیتے تھے۔ پوٹھوہاری جو تم استعمال فرماتے۔ ہیشہ اپنے دست مبارک میں عصار کھتے۔ یہ تھے وہ ملبوسات جن میں سنی اعتقاد کے مرد مجابر نے اپنی ساری زندگی بسر کی اور سادہ سیرت اور پختہ اعتقاد سے عوام کے دلوں میں گھرے نقوش قائم کئے۔ آپ کی کرامات شمار سے باہر ہیں۔ آپ کے عقیدت مند آپ پر جان چھڑ کتے تھے۔ ولی کی سب سے بڑی کرامت اس کا اتباع کتاب و سنت ہے۔ کتاب و سنت کی صحیح پیروی اور پر خلوص کا مردمی ہی دین اسلام ہے جس کی اساس شریعت ہے اور اس کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ اسی کا آپ درس دیتے اور عمل کرنے کی تلقین فرماتے۔ بخوب طوال صرف آپ کی چند کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) آپ سادات کے گاؤں میں تشریف لے گئے جس میں ایک دو گھرانوں کے سوا سب لوگ شیعہ تھے۔ آپ کی تشریف آوری سے خدا نے سب کو ایسی ہدایت دی کہ وہ سب لوگ سنی العقیدہ ہو گئے اور عاشق صادق بن گئے۔ آپ کی برکت سے وہ ایسے صوفی بن گئے جو کہ نماز روزہ کے علاوہ صاحب ذکر اور تجدُّد گذار ہو گئے۔

(۲) آپ جب بھی راولپنڈی تشریف لے جاتے تو محلہ ملیار مسجد میاں وارث میں قیام فرماتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً مسجد کو ٹک لگ گئی۔ مسجد کا دروازہ بند تھا، مسجد کا سارا فرش جل گیا اگر وہ جگہ جہاں آپ تشریف فرمائتے تھے محفوظ رہی۔

(۳) ایک دفعہ آپ امرتر میں مسجد خیر دین میں تشریف فرماتے کہ ایک بیوہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا "میرا لوکا علی ہمدری اے میں پڑھتا تھا کہ اس کا والد فوت ہو گیا۔ میں نے گھر کا ساز و سامان فروخت کر کے مصائب و آلام برداشت کر کے اسے امتحان دلوایا اگر بد قسمتی سے وہ لیل ہو گیا۔ اب میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔" یہ کہہ کر وہ زار و قطار رونے لگی۔ آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا "جادہ پاس ہے۔" جب وہ عورت گردابیں آلی تو اسے ایک تار ملا کہ علی محمد پاس

ہے اوس کی بجائے ایک سکھ لڑکا نیل ہوا ہے۔ پہلے اطلاع غلط دی گئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ عورت خوشی سے پھولی نہ سائی اور سب کو بتاتی تھی کہ میرا لڑکا حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کی دعا و برکت سے پاس ہوا ہے۔ وہ لڑکا وہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا اور کافی مدت تک راولپنڈی میں سینئر جج کے عمدے پر فائز رہا اور سینئر جج کے عمدے سے رٹائر ہوا۔

(۲) ایک دفعہ آپ علاقہ گیپ موضع بن کی ایک مسجد میں تشریف فراہم ہے وہاں لوگوں کی بہت بھیڑ تھی جو اطراف و اکناف سے زیارت کو آئے ہوئے تھے، بڑی پر لطف مجلس ہو رہی تھی کہ آپ اچانک انہوں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب دوست فوراً باہر نکل جاؤ۔ لوگ حیران ہو گئے اور حسب الارشاد باہر نکل آئے۔ جب تک سارا سامان اور دوست باہر نہ چلے گئے آپ مسجد کے اندر رہی تھرے رہے۔ جو نہیں آپ نے باہر قدم رکھا مسجد کی چھت فوراً گرفتے۔

(۳) حضرت پابا جی صاحب موضع نارنگ ضلع سیالکوٹ کی مسجد میں قیام پذیر ہے۔ وہاں بڑا ایک بہت بڑا درخت تھا۔ نماز مغرب کے بعد وہ طنے لگا آپ نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ ہر روز اس وقت اسی طرح ہتا ہے اور اس وجہ سے بہت سے لوگ یہاں نماز پڑھنے نہیں آتے۔ آپ اسی وقت مراقب ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد سراخا کر فرمایا "وت نہ ہلی" لوگوں نے عرض کیا "حضور اس میں کیا راز ہے؟" فرمایا "اس درخت کے دامن میں ایک جن کا ڈیرہ تھا۔ وہ شام کو جانوروں کو اڑانے کے لئے درخت کو ہلایا کرتا تھا۔ اب میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ اس حرکت سے باز آ جاؤ اور جانوروں اور نمازوں کو پریشان نہ کرو۔ وہ چلا گیا ہے۔ اس لئے آئندہ یہ درخت نہ ہلے گا۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۴) ایک دفعہ حسن دین نامی ایک صوبیدار نے عرض کیا کہ میری عمر حد شباب سے تجاوز کر گئی ہے اور اب تک میرے گھر میں اولاد نہیں ہوئی۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس آخری وقت میں ہی اولاد نہیں عطا فرمادے۔ آپ نے ایک تعویذ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارا مالک و خالق تم کو لڑکا عطا کرے گا، اس کا نام عبداللطیف رکھنا۔ چنانچہ دوسرے سال جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو اس صوبیدار نے بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور یہی وہ

بچہ ہے جو آپ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔

(۷) ایک درویش نے عرض کی کہ مجھے کشف قبور کا بہت شوق ہے۔ آپ نے فرمایا "اچھا" قبرستان میں جا کر تین مرتبہ سورۃ الملک پڑھ کر مراقبہ کریں۔ درویش نے کہا یہ تو میں پہلے بھی پڑھا کرتا ہوں۔ فرمایا "پہلے تم اپنی مرضی سے پڑھتے تھے اب میری اجازت سے پڑھو۔" اس روز وہ حسب الارشاد قبرستان میں سورۃ الملک پڑھ کر مراقبہ میں گیا تو ایسا کشف حاصل ہوا کہ اپنے وقت میں نظیرہ رکھتا تھا۔ آپ کے کمالات کا یہ عالم تھا کہ لوگ جو ق در جو ق آتے جبیں نیاز جھکاتے اور آستانہ ناز پر سایہ رحمت میں آرام پاتے۔ صوفی اور متقی آکر آپ کے چشمہ نیض سے سیراب ہوتے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اپنے طرف پر کرتے تھے۔ کرامات اور خوارق، عادات، حسن سیرت اور صورت کے لحاظ سے بے شمار خوبیاں آپ میں جمع تھیں۔ گویا کہ آپ مظہر جمال الہی تھے۔

## باب چہارم

### حیله مبارک اور معمولات

#### (۱) حیله مبارک

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کا قد مبارک دراز، چھو گندم گوں، بینی سرخ و دراز، ریش مبارک سفید، چشم مبارک موزوں، گیسو مبارک شانوں تک معلق رہتے، پیشانی کشادہ، انگشت مبارک نرم اور لبی، سینہ فراخ اور باوجود ضعیف العری کے پینائی اور سماعت میں فرق نہ تھا۔ رات کو سرمه طاق سلامیاں لگاتے، بالوں پر حنالگاتے، جب باہر تشریف لے جاتے تو سر پر لکھی رکھ لیتے۔ پیرانہ سالی کے باوجود رفتار کافی تیز ہوا کرتی تھی بلکہ بست سے آدمیوں سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

#### (۲) معمولات

نماز تجد کے بعد ذکر میں مشغول رہتے۔ پھر بعد از نماز بُجھ طلوع آفتاب تک مراقبہ میں رہتے۔ پھر تلاوت قرآن پاک کرتے دو تین پارہ کے بعد ختم شریف پڑھتے۔ طعام قبل از دوپر تناول فرمایا کر قیلولہ فرماتے۔ اکثر اوقات نماز ظهر کے وضو سے عشاء تک کی نمازیں ادا کرتے۔ ظهر کے بعد بھی تلاوت قرآن فرماتے۔ اس کے بعد داحبہ کی حاجات کی طرف متوجہ ہوتے۔ حاضرین کو حسب ضرورت دعا اور تعویذ دیتے۔ نماز عصر کے بعد ختم شریف حضرت خواجہ محمد معمومؒ پڑھا کرتے تھے۔ نماز پا جماعت ادا کرنے کے عادی تھے۔ بعد از نماز مغرب طعام تناول فرماتے۔ نماز عشاء اول وقت میں ادا فرماتے۔ جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے آپ کا قیام مسجد میں ہی ہوتا۔ تعویذ توکی زیادہ پسند نہ تھی۔ لہذا اکثر دعا فرماتے اور اسی سے لوگوں کے اکثر مسائل حل ہو جاتے۔ کبھی کبھی مست کے عالم میں یہ اشعار پڑھتے۔

ہر چہ در کائنات می ہینم  
ہے را نور ذات می ہینم  
من کہ در ذات او شدم فالی  
کے بتوئے صفات می ہینم  
ارادت مندوں پر توجہ دیتے وقت یہ اشعار بھی پڑھتے۔

ہر دم خدارا یاد کن  
بلبل صفت فریاد کن  
غافلی کفر است در وجود آدمی  
این چین کافرشدن را حاجت زنا نیست  
قصیدہ بردہ شریف کے بھی بعض اشعار پڑھا کرتے تھے۔

## حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے ارشادات

### ارشادات

- (۱) اپنا باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطن ہی سے نجات ل سکے گی۔ عمر ظاہری احکام شرعیہ کا لحاظ بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ظاہری درستی کے بغیر باطنی اعمال کی درستی ناممکن ہے۔
- (۲) اللہ کو اللہ کے لئے چاہو۔ مقصد کے لئے یاد کرنا تو مقصد کی یاد ہے۔
- (۳) اکثر یہ حدیث سنایا کرتے ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے جو شخص میرے حکم پر راضی نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں اور میری نعمتوں پر شاکر نہیں اور میرے عطیہ پر قانع نہیں تو وہ شخص میرے سوا کسی اور کو رب بنائے۔“
- (۴) ذکر سفر و حضر میں جاری رکھو۔ ”یاروں کو آپس میں کینہ و حسد نہیں رکھنا چاہئے۔“
- (۵) سفر میں ذکر کو ہر حال میں مقدم رکھو۔ اگر کسی جگہ ذکر میں کوئی قصور واقع ہو تو وہاں نہ ٹھہرو۔ کیونکہ وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہیں گے۔
- (۶) عموماً یہ حدیث بیان فرماتے ”بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔“
- (۷) جب تک دوست شدت سے خواہش مند نہ ہوں سیر و سفر کے لئے نہ جانا چاہئے۔
- (۸) جس جگہ جاؤ تو یاروں میں حمد و شکر نہ چھوڑ جاؤ۔ یعنی یاروں کو بوجہ تکلیف یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ خدا کا شکر ہے کہ پیر صاحب چلے گئے۔
- (۹) پیر کو چاہئے کہ انتظار کے بغیر ہی چلا جائے مگر لوگوں میں کسی طرح کی بدگمانی یا بد خیالی پیدا نہ ہو۔
- (۱۰) جس کو اللہ تعالیٰ خیر و برکت دے اس سے مستفیض ہونا چاہئے۔

### (۱۱) وفات

آپ کی وفات ۲۹ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ بمقابلہ ۳۰ جون ۱۸۹۷ء عمر ایک سو دو سال،

چورہ شریف ضلع انک میں ہوئی۔ مادہ تاریخ وفات ”غفرلہ“ (۱۳۱۵ھ) ”برحمت خداوند“ (۱۳۱۵ھ) ”بلبل زباغ ارم“ (۱۳۱۵ھ) ہے۔ آپ کا مزار شریف اپنے والد بزرگوار سے چند میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جو زیارت گاہ اور مرجع خاص و عام ہے۔

## اولاد امجاد حضرت فقیر محمد چوراہی

آپ کے پانچ فرزند ارجمند تھے۔ (۱) خواجہ مغل نبی (۲) خواجہ محمد نبی (۳) خواجہ احمد نبی (۴) خواجہ محمد سید شاہ (۵) قادر شاہ۔

### (۱) حضرت خواجہ مغل نبی

آپ کی پیدائش تیراہ شریف بمقام تیزئی شریف ہوئی۔ تیزئی شریف ہی میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے کوہاٹ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کا مطالعہ بے حد و سعی تھا۔ فارسی کے علاوہ عربی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ عربی روانی کے ساتھ بولنے تھے۔ فقیر د حدیث میں بھی کامل تھے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد اپنے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمد سے بیعت کر کے خلافت و اجازت بیعت چهار سلسلہ سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت خواجہ نور محمد عرف بادا جی تیراہ شریف سے ہجرت کر کے چورہ شریف تشریف لے آئے تو اس کے بعد حضرت خواجہ مغل نبی تیزئی شریف میں تقریباً بیس سال حضرت بادا جی کے قائم مقام رہے اور پھر چورہ شریف میں رہائش اختیار کر لی۔

آپ نہایت ہی متوكل پرہیزگار، شب زندہ دار متقی و صالح تھے۔ ہر دم یادِ اللہی و ذکرِ اللہی میں مشغول رہتے تھے۔ ساری عمر درویشی اور فقیری میں بسر کی۔ دنیا سے ہیشہ لا تعلق رہے اور صرف ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اپنی ساری زندگی گزار دی۔ آپ اتباع سنت میں حد سے زیادہ احتیاط برتنے اور سختی سے کارہنور رہتے۔

حضرت خواجہ مغل نبی کا قیام زیادہ تر علاقہ کشمیر میں رہتا تھا۔ آپ کا انتقال ۱۳۰۸ھ کو علاہ چکار کشمیر میں ہوا اور وہیں آپ کو بطور امانت و فن کر دیا گیا۔ جب آپ کے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمد جو بقیدِ حیات تھے کو اطلاع دی گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا میرے لخت جگ کو یہاں چورہ شریف لا کر دفن کریں۔ چنانچہ آپ کے پوتے حضرت دوران پادشاہ نے مع احباب طریقت آپ کا جمد مبارک کشمیر سے لا کر دفن کرایا۔ چلنے سے پہلے لوگوں نے اصرار کیا کہ ہمیں تابوت کھول کر ہمارے مرشد برحق کی زیارت کرائیں تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب کی اجازت کے بغیر یہ کام نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ رات کو اجازت طلب کروں گا اگر اجازت مل گئی تو ضرور دیدار کراؤں گا۔

بصورت دیگر مجھے مجبور سمجھا جائے۔ چنانچہ اجازت لئے پر دوسرے دن جب تابوت کھولا گیا تو آپ حبادت میں معروف تھے۔ کشیر میں ہزاروں لوگوں نے آپ کا ویدار کیا۔ جب تابوت چورہ شریف لا یا گیا تو حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کو اطلاع دی گئی۔ آپ جوہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرے بیٹے کی زیارت کرو۔ تابوت پھر کھولا گیا۔ حضور بدستور بیٹھے تھے۔ آپ کے والد گرامی نے آپ دیدہ ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا قطب الاقظاب ہے۔ جس جگہ خواجہ مغل نبی کا مزار اقدس ہے وہ چورہ کے ایک زمیندار کی ملکیت تھی۔ اس نے فرط عقیدت و محبت سے زمین حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کو ہبہ کر دی۔ قرب وجوار کے ہزاروں لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کے پانچ صاحبزادگان تھے۔ (۱) حضرت دوران شاہ (۲) حضرت بادشاہ المعروف پیر مستوار (۳) حضرت نادر بادشاہ المعروف باشکے خیر (۴) حضرت نور شاہ (۵) حضرت نور بادشاہ۔

### حضرت خواجہ احمد نبیؒ

حضرت خواجہ احمد نبیؒ کی ولادت تیرہ شریف میں غالباً ۱۹۸۰ھ یا ۱۳۸۲ھ میں ہوئی۔ آپ خواجہ فقیر محمدؒ کے فرزند سوم تھے۔ آپ نے تمام تر روحانی تربیت والد ماجد قدس سرہ سے حاصل کی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر والد ماجد کے جانشین بنے۔

تمام زندگی قریب تشریف لے جا کر شریعت مقدسہ کی تلقین و تبلیغ فرمائی۔ آپ کے مریدین کا حلقوہ کامل، جموں، بلوچستان، سندھ، امرتسر، بہمنی، دہلی اور اجمیر شریف تک پھیلا ہوا تھا۔ صبح و شام مہمانوں کے لئے دستخوان کھلا رہتا۔ اگر اتفاقاً کوئی دوست کسی مہمان کو ناپسندیدگی سے رکھتا تو آپ سختی سے منع فرماتے اور فرمایا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے حضور میں مکمل، علاقائی اور لسانی کوئی فرق نہیں ہے، وہاں تو اعمال کا فرق ہے، سب مسلمان ایک شیع کے دانے ہیں۔“

آپ ہر سال ایک گھوڑی پال کر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دربار سرہند شریف نذرانہ پیش کرتے۔ اگر کوئی دوست دربار مجددؒ کا واسطہ دے کر کچھ عرض کرتا تو آپ سوم سوم کی طرح نرم ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک میراثی نے دربار سرہند شریف کا صدقہ جوڑا اور گھوڑا مانگا۔ دوستوں کو غصہ آگیا لیکن آپ نے فرمایا ”لے بھی یہ جوڑا اور گھوڑا“ اور کہا ”یہ تو جوڑا اور گھوڑا ہے۔ اگر دربار سرہند کے بدالے جان بھی مانگے تو وہ بھی حاضر ہے۔“ دوست

جیران تھے کہ ابھی وہ محوڑا لے کر گیا ہی تھا کہ ایک دوست آزاد کشمیر سے حاضر خدمت ہوا جس کے ہمراہ اعلیٰ قسم کا محوڑا تھا۔ اس نے وہ بطور نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے مسکرا کر دوستوں سے فرمایا "سودا ٹھیک ہے۔ میرا سودا میراثی سے نہیں شہنشاہ سرہند سے تھا۔"

احباب کو ہمیشہ تلقین فرماتے کہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم بھی دلوائیں۔ خود صحیح اٹھیں ہاکر بچے بھی صحیح اٹھنے کے عادی بنیں۔ بعض عقیدت مندوں کے اصرار پر چورہ شریف سے نھٹل ہو کر لاہور میں ایک نیازمند بابا دسن کے کنویں پر تشریف لے آئے وہاں ایک جگہ جگہ میں عبادت میں مصروف رہتے۔ بعد میں یہ جگہ دسن پورہ کے نام سے مشہور ہوئی اور اس چوک کا نام چیراں والا چوک مشہور ہو گیا۔ آپ عبادت الہی، ریاضت، ذکر دلگر اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہارہ سال تک آپ وہیں رہے اور اسی جگہ آپ کا دصال ہر سوال ۱۳۲۵ھ بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ نماز جنازہ حضرت استاد الحدیثین سید دیدار علی شاہ قدس سرہ نے پڑھائی۔ حضرت خواجہ احمد بنی کا مزار شریف چورہ شریف میں ہے جہاں آپ کا سالانہ عرس بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کے ۳ صاجزاوے تھے: (۱) جناب حیدر شاہ (۲) جناب سرور شاہ (۳) جناب محبوب شاہ (۴) جناب روشن دین

### (۴) حضرت خواجہ محمد سید شاہ

آپ کی ولادت باسعاوت علاقہ تیرہ شریف ہمقام تیزی شریف میں ہوئی۔ قرآن مجید حاجی سرخو صاحب سے پڑھا۔ جن کا مزار خواجہ نور محمدؒ کے مزار اقدس کے مشرق میں ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے قرآن پاک کے استاد بہت بڑے بزرگ اور پارسا تھے۔ آپ بابا صاحب کے روپہ اقدس میں حاضری دینے کے بعد اپنے استاد کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی فرماتے۔ کتب فقہ مولوی غزالی صاحب کوٹ ہمی اور مولوی اسد اللہ صاحب ساکن سگری سے پڑھیں۔ آپ نہایت آسان طریقے سے چیخیدہ مسائل کو اس طرح ذہن لشین کراتے تھے کہ سامعین نہایت آسانی سے سمجھ لیتے۔ ایک دفعہ حضور علی پور شریف میں عرس کے موقع پر اوقات نماز کے متعلق ایک مسئلہ پڑا رہے تھے، آپ نے اس طرح تشریع فرمائی کہ عالم و فاضل بھی عش کرائیجے اور سب کو اوقات ذہن لشین ہو گئے۔ حقیقی مسائل میں عملی طور پر مبتدا معلوم ہوتے تھے۔

آپ بالعلوم نماز عشاء کے بعد بیعت فرمایا کرتے تھے۔ بایاں دوست مبارک بیعت کرنے

والے کے ہاتھوں کے نیچے اور دایاں دست مبارک اور رکھتے تھے۔ اگر آدمی زیادہ ہوتے تو سب کے ہاتھوں میں اپنا دوپٹہ پکڑا دیتے اور دونوں سرے اپنے دست مبارک سے پکڑ لیتے اور توبہ کرواتے ذکر قلبی کی تلقین فرماتے پھر مرابقہ فرماتے بعد ازاں دعائے خیر فرماتے۔ آپ ہر وقت باوضور ہتھ تھے۔ نماز تجداد ادا کر کے مرابقہ میں رہتے۔ پھر نماز اشراق ادا کر کے تلاوت قرآن مجید فرماتے۔ اس کے بعد حاجت مند پیش ہوتے۔ ہر ایک سے بے حد نوازش فرماتے اور سب کی استدعا قبول فرماتے۔ موسم گرما میں دوپہر کا کھانا کھا کر قیلولہ فرماتے۔ پھر دفعو فرمائی نماز ظہراً ادا فرماتے۔ نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن پاک فرماتے۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے تک مرابقہ میں رہتے۔ نماز غرب ادا کر کے صلوٰۃ اواین ادا فرماتے۔ نماز عشاء کے لئے تازہ وضو فرماتے۔ دو مرتبہ زیارت حرمین شریف سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا صرف ایک صاحبزادہ تھا جن کا نام حضرت محمد شفیع تھا۔ آپ کی تاریخ وصال نقعد ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ قبل از شام بمقابلہ کم جنوری ۱۹۳۹ء۔

۔۔۔

### (۵) حضرت قادر شاہ

آپ کی ولادت پاسعادت علاقہ تیراہ بمقام تیزی شریف میں ہوئی۔ آپ نے قرآن پاک حاجی سرخو صاحب سے پڑھا کتب فقة آپ نے مولوی غزنی صاحب کوٹ چھمی اور اس کے بعد مولوی اسرار اللہ صاحب ساکن سکری سے پڑھیں۔

بچپن ہی سے حضرت بابا چھمی کی آپ پر خاص نظر تھی۔ آپ سے بیعت ہو کر آپ کو اپنی زندگی میں اسی خلافت و اجازت بیعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو علاقہ پوٹھوہار سے خاص محبت تھی۔ آپ اس علاقہ میں کافی دیر ٹھہرے اور سلسہ تبلیغ میں لوگوں کو راہ پیدا کیتے پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔

آپ اپنے جملہ اعمال اور اقوال میں نبی کریم ﷺ کی سنت مبارک کے تابع تھے۔ آپ نے سنت رسول ﷺ کے مطابق فقیری زندگی گذاری۔ اپنا ہو یا غیر سب کے ساتھ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔ داڑھی منڈھوں کو باریش ہونے کی نصیحت فرماتے۔ کسی نے موچھیں خلاف سنت رکھی ہوئی ہوتیں تو نوکتے۔ حقہ نوشی سے بھی منع فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آپ حضرت جماعت علی شاہ ٹانیؒ کے عرس مبارک پر علی پور شریف گئے،

آپ نماز تجد ادا کرنے اور وظائف پڑھنے کے بعد مراقبہ میں تھے کہ کسی نے آپ کا بیگ اٹھالیا۔ جب کمرہ سے باہر نکلنے لگا تو چور کو راستہ نہ ملا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ آپ نے اللہ کی ضرب لگائی تو چور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو چور نے بیگ واپس کیا، توبہ کی اور سلسلہ میں داخل ہو گیا اور برے کام سے توبہ کر لی۔

آپ آخری دنوں میں گباڑ چلے گئے اور دیہیں بیمار ہو گئے۔ نماز تجد اور وظائفِ کامل کرنے کے بعد مراقبہ میں رہے۔ صبح کے وقت صوفی محمد یعقوب مولہا شیراں والا سے پوچھا کہ "صبح ہو گئی؟" اس نے عرض کی حضور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے نماز ادا کی مگر دوسرے بج دے میں اللہ اللہ کرتے ہوئے ۷۰۰ صفر ۱۳۴۰ھ کو اس دنیاۓ فانی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الوداع کر کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے چار صاحزوادگان (۱) حضرت محمد رحیم شاہ صاحب (۲) حضرت لطیف شاہ (۳) حضرت الحاج محمد صدیق شاہ (۴) حضرت محمد امین شاہ صاحب اور دو صاحزوادیاں متولد ہوئیں۔

## خلفاء حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی

یوں تو آپ کے خلفاء بست سے ہیں لیکن ہم چند ایک مشہور خلفائے کرام کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بعد از تربیت و تکمیل مختلف علاقوں میں ہدایت خلق اور تبلیغ اسلام کے لئے مامور ہوئے۔ ان خلفاء کے علاوہ آپ کے مریدوں کی تعداد حدود حساب سے باہر ہے۔

- (۱) حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پور شریف
- (۲) حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ٹانی لاثانی۔ علی پور شریف
- (۳) جناب حافظ عبد الکریم صاحب۔ عیدگاہ شریف راولپنڈی
- (۴) جناب مولوی غلام محمد صاحب۔ امام شاہی مسجد لاہور
- (۵) مولوی مست علی میتر اس والی۔ (صلع سیا لکوٹ)
- (۶) حضرت محمد خان عالم صاحب۔ باوی شریف
- (۷) مولوی غلام نبی صاحب قریشی۔ چک قریشی۔ (صلع سیا لکوٹ)
- (۸) حضرت خواجہ غلام محی الدین۔ باوی شریف
- (۹) مولوی محمد حسن صاحب۔ گجرات

(۱) حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پور شریف

آپ کی ولادت باسعادت ۱۸۳۰ء و برداشت دیگر ۱۸۳۰ء اور ۱۸۳۰ء کے درمیان میں علی پور سیداں صلع سیا لکوٹ میں ہوئی۔ والد گرامی کا اسم مبارک سید کریم شاہ صاحب تھا۔ آپ کا شجرہ نسب طرفین سے سیدا شہداء حضرت امام حسین تک پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم علی پور سیداں میں مولوی 'حافظ' قاری شاہب الدین اور مولوی عبدالرشید سے حاصل کرنے کے بعد مولانا قاری 'عبد الوہاب امرتسری' مولانا غلام قادر بھیروی، مفتی محمد عبد اللہ ثوہی، مولانا محمد مظہر سارنپوری، مولانا فیض الحسن سارنپوری، مولوی محمد علی ناظم ندوۃ العلماء، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا میر محمد عبد اللہ، مولانا عبد القادر لاہوری، مولانا ارشاد حسین رامپوری، مولانا شاہ فضل الرحمن سعیج مراد آبادی، مولانا عبد الحق اللہ آبادی مساجر کی، مولانا عبد العلی محدث پانی پتی اور علامہ محمد عمر ضیاء الدین شیخ الحدیث اسنبول ترکی (رجم اللہ تعالیٰ) سے کتاب علم حاصل کیا۔ عرب و ہجوم کے علماء سے اسناد حدیث حاصل کیں۔ آپ کے والد نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمایا۔ اس کے

بعد آپ بابا فقیر محمد حوراہی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی تواضع اور وقار سے متاثر ہو کر بابا جی نے تھوڑے ہی عرصہ میں باطنی منازل طے کروادیں اور خرقہ خلافت عطا کیا۔ کسی نے حضرت فقیر محمد حوراہیؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی نظر عنایت حافظ جماعت علی پر زیادہ تھی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا حافظ کے پاس چراغ بھی تھا، تین بھی تھا، تین اور دیا مسلمانی بھی تھی میں نے صرف سلاک نے کی محنت کی ہے اور خدا نے چراغ روشن کر دیا ہے۔ آپ نے لاکھوں کم کششان راہ کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ ہر سال رمضان المبارک میں اپنے والد کی تراویح میں قرآن پاک نباتے۔ پھر دوسرے شروع میں تراویح میں قرآن شریف ختم کرتے۔ اکثر مقامات پر شبینہ نباتے نباتے دہل تک پہنچ جاتے اور مسجدِ نجع پوری میں شبینہ نباتے۔ آپ نے بے شمار مرتبہ دور کھلوں میں سارا قرآن مجید غصہ کیا۔

آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں گرائ قدر خدمات انجام دیں۔ اسلام کا پیغام مخدہ ہندوستان (مخدہ پاک و ہند) کے کونے کونے تک پہنچایا۔ عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج کی ریشہ دوانیاں ناکام بنائیں۔ ہزارہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ آپ نے بے شمار حج کئے۔ کم و بیش پچاس مرتبہ دربار رسالت میں حاضری دی۔ پینکڑوں مسجدیں بنوائیں۔ مدرسے بنائے۔ حجاز ریلوے کی تعمیر، علی گڑھ یونیورسٹی اور دیگر اداروں کو لاکھوں کے حساب سے چندہ دیا۔ سیاسی اور مذہبی تحریکوں مثلاً تحریک خلافت، فتنہ ارتدار، شدھی تحریک، تحریک عجّنگ شہید، سار در رائیکٹ تحریک، مجلس اتحاد ملت و تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا۔ شہید عجّنگ کی تحریک میں آپ کو "امیر ملت"، "فتیخ" کیا گیا۔

علامہ اقبال آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ ایک وفعہ آپ انجمن جمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی صدارت کر رہے تھے کہ علامہ اقبال آکر قدموں میں بیٹھ گئے اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت ہے۔ آپ نے فرمایا جس کے قدموں میں اقبال ہوا سے اور کیا چاہئے۔ ایک موقع پر پیر صاحب نے از راہ عنایت فرمایا "واکثر صاحب آپ کا یہ شعر ہمیں بھی یاد ہے۔  
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور ہاڑو کا  
نگاہ صد موہن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں"

اس پر علامہ اقبال نے کہا۔ "میری نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو میرا شعر یاد ہے۔" ۱۹۰۳ء  
میں انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد لاہور میں رکھی۔ اس انجمن نے دینی اور علمی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ کئی رسائل آپ کی سرپرستی میں شائع ہوتے رہے۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ لاہور اور ماہنامہ العادات الصوفیہ سیالکوٹ پر آپ کی خاص نظر و عنایت تھی۔ اس دور میں یہ رسائل بڑے دفع

مفاسیں پر مشتمل ہوتے تھے۔ آپ کی سخاوت اور دریاری کا ایک عالم میں چرچا تھا۔ کوئی سائل آپ کے دربار سے خالی نہ جاتا تھا۔ خاص طور پر آپ عربوں کی بہت تعظیم و تحکیم کرتے چنانچہ عرب آپ کو ابوالعرب کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حضرت پیر سید جامعۃ علی شاہ بے پناہ دینی اور ملی مشاغل کی وجہ سے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ تاہم چند رسائل آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) ضرورت شیخ : اس میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال سے بیعت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

(۲) یاران طریقت : بیعت کے روحاں فوائد

(۳) اطاعت مرشد

(۴) مرید صادق : مرید کی تعریف اور پیر و مرشد کے تعلق کی وضاحت یہ رسائل طبع ہو چکے ہیں۔

(۵) علاوه ازیں "فضیلت تجد" پر ایک مقالہ تحریر فرمایا جو مہنامہ انوار الصوفیہ میں شائع ہوا۔ شمارہ اکتوبر ۱۹۳۴ء

(۶) ایک رسالہ فضائل مدینہ طیبہ پر لکھا جو ۱۹۱۰ء میں انوار الصوفیہ لاہور کے شمارہ میں شائع ہوا۔ قائد اعظم، علامہ اقبال، چودھری غلام عباس، نواب بہادر یار جنگ، نواب و قادر الملک، میر عثمان علی خان والی حیدر آباد، نادر شاہ والی کامل اور میر سینکڑوں اکابرین ملت آپ سے عقیدت رکھتے تھے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورے طلب کرتے تھے۔ امیر ملت ابوالعرب حضرت پیر سید جامعۃ علی شاہ کا وصال ۲۷/۱۲/۱۹۴۰ء میں ۳۰ ستمبر اگست ۱۹۵۱ء، جعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو ہوا۔ پیر غلام دیگر نبای نے آپ کی تاریخ وصال درج ذیل بیان کی ہے۔

دین پناہ علی پور○ جامعۃ علی شاہ

۳۰

آپ کا مزار اور علی پور سیداں میں مرچع خلاٰقی ہے۔ ہر سال نمائیت شان و شوکت سے آپ کا عرس ہوتا ہے جس میں ہزاروں مریدین شرکت کرتے ہیں۔

(۲) حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی لاہانیؒ علی پور شریف

حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی ۱۷۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید علی شاہ تھا۔ بیش واسطوں سے آپ کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں ایران کے نامور بزرگ حضرت نظام الدین شاہ شیرازی ولی کامل گزرے ہیں۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بچپن میں کم گو اور تنائی پسند واقع ہوئے تھے۔ عام بچوں کی طرح کھلیل کو دیں بہت کم حصہ لیتے تھے۔ آٹھ نوبرس کی عمر میں آپؒ نے مولانا عبدالرشید علی پوری سے علوم کا درس لینا شروع کیا۔ کلام مجید پڑھنے کے بعد حدیث، نقہ اور تصوف کی چیدہ چیدہ کتابیں پڑھیں۔ آپؒ تمام اسماق توجہ اور محنت سے پڑھتے تھے۔ لیکن تصوف سے شغف زیادہ تھا۔ فرماتے تھے کہ بعض بزرگوں سے لئے کے لئے بیک وقت چالیس میل پیدل چل کر گیا۔ اپنی بیعت کا درجہ و اقدح خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب بہت سے اہل اللہ کی صحبت با برکت سے فیض حاصل کر چکا تو مجھ کو داخل طریقہ ہونے شوق دا سنگیر ہوا۔ کئی بار چورہ شریف میں حضرت فقیر محمد چوراہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی محبت سے دل میں عشق الہی کی آہ بھڑکی۔ ذوق و شوق میں اضافہ ہوا اور فیصلہ کیا کہ حضرت بابا جیؒ کے دست حق پر بیعت ہو جاؤ۔ چنانچہ ایک بار مجھے علوم ہوا کہ حضرت بابا فقیر محمد چوراہیؒ لاہور چاہ میراں تشریف لائے ہیں۔ میں اسی روز لاہور گیا مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت بابا جیؒ پیالہ دوست محمد کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں گیا۔ آپ وہاں سے بھی تشریف لے جا چکے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ موضع دھونکل متصل وزیر آباد تشریف فرمائیں۔ لہذا میں اسی وقت وہاں پہنچا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں سے سیالکوٹ آیا اور داخل طریقہ ہو کر بارگاہ الہی میں شکردا کیا۔

سید جماعت علی شاہ صاحب کافی عرصہ بابا جی کی خدمت میں رہے۔ حضرت بابا جی فرماتے "تم دیا اور تمیل تو گر سے ہی لے آئے ہو اور یہاں آکر نور علی نور ہو گئے۔" کچھ عرصہ بعد حضرت بابا جی نے چند نصیحتیں فرمائیں اور خلافت عنایت فرمائی۔ اس کے بعد آپ پر جذب غالب رہنے لگا۔

حسن اتفاق سے ایک شہر میں دو ہم نام ہستیاں تھیں۔ اس لئے حضرت بابا جیؒ نے آپ کو ثانی کا لقب دیا۔ جو بعد میں ثانی لاہانی ہو گیا۔ آپ کے دل میں اپنے شیخ کی بے پناہ محبت تھی۔ چورہ شریف کا کوئی بھی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کا بے حد احترام کرتے اور شفقت فرماتے۔

حضرت لاہانی اجتماع شریعت، اخلاق عالیہ، مریدین کی اصلاح و تربیت سادگی اور بے نفسی میں بے نظر تھے۔ بیخ وقت نماز بجماعت، تجدید اور اشراف پوری پابندی سے ادا کیا کرتے تھے۔ سزو حضرت

میں دنگانہ باقاعدگی سے پڑھتے اور ہر معاشرے میں سنت نبویؐ کی یادوی کو پیش فخر کرتے تھے۔ ملک خدا کی اصلاح کے لئے آپ کے فرمودات آج بھی کامیابی کی دلیل ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

(۱) سب سے یادوی کیا گری یاد حق ہے۔

(۲) جس جگہ سے آداب شریعت اٹھ جائیں وہاں سے فخر کا اڑ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

(۳) درویش کے لئے دنیا میں لا چیزیں بربادی کا باعث ہیں، حرم دنیا اور نامحرم عورتوں سے تعلق۔

(۴) تم نے چیزوں کی حد نہیں نہیں کر دی کریمؐ کے درجات، میر سلوک اور ادب۔ آپ کی وفات ۱۹ شعبان المظہر ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء کو ہوئی اور علی پور سیداں میں ہی مدفن ہوئے۔ مزار قدس مرجع خلائق ہے۔ ہر سال ہزاروں عقیدت مند حاضر ہوتے ہیں اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

قطعہ تاریخ دosal درج ذیل ہے۔

ہانی صاحب آں امام المتعین	رہنمائے عابدین و زادہین
چوبہ عقیل لقل از دنیا نمود	جلہ احباش شدہ اندو گھن
گفت ہائف برساش از سا	کعبہ الہ فلم در خلد بریں

۳ ۵۸

(۵) حضرت حافظ عبدالکریم صاحب۔ عیدگاہ راولپنڈی

آپ بروز مغلی ہماری نہ اپریل ۱۹۳۸ء بمقابلہ رجب الرجب ۱۳۴۰ھ کو بمقام محلہ شاہ جن چراغ راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ذات کے مغلی تھے۔ والد ماجد کا نام حضرت نذر محمد "تحا" آپ کا شجو نسب ہابیر باشادہ تک پہنچتا ہے۔

حضرت نذر محمد نیک سیرت درویش صورت، حليم الطبع اور اخلاق حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ میں میں ایک پار کھانا پکا کر حضرت شاہ چراغ کے مزار پر غباء میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک وفعہ ایک گرد آلو مہذوب نے آپ کو ایک لقہ دیا اگر آپ نے اسے کراہت کی وجہ سے نہ کھایا۔ اس مہذوب نے کہا "مگر مرو تو نے میری عطا کو قبول نہیں کیا، اپنا جانجھے نہیں و تمہی اولاد کو ضرور حصہ نہیں گا۔" چنانچہ مہذوب کی وہ پیش گوئی حضرت قبلہ عالم حافظ صاحب پر پوری ہوئی۔

حضرت حافظ عبدالکریم کی عمر بھی تین ماہ تھی کہ والدہ انتقال کر گئی۔ جب آپ دبریں کے ہوئے تو والد صاحب کا سایہ بھی ہر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کے چھامیاں ہر بیش صاحب اور

پھولی محترمہ حیات بی بی نے آپ کی پروردش کی۔ آپ ملور زادوی تھے۔ آپ کی کرامت سے پھولی صاحبہ کو بڑھاپے میں دودھ اتر آیا۔ انہوں نے آپ کو ڈیڑھ سال تک رودھ پلاایا۔ بچپن میں آپ جب بھی پھولی صاحبہ کو نماز پڑھتے رکھتے تو مرض کر جئے کہ ”مجھے بھی ایک جائے نمازو دہاکہ میں بھی نماز پڑھ سکوں۔“ پھولی صاحبہ نماز تجدہ کے بعد آپ کے لئے دعا فرمایا کرتی تھیں۔ ”اے اللہ! اس پنج کو اپنا پندیدہ بندہ بنا اور دین و دنیا میں اس پر برکت نازل فرم۔“ قبلہ حافظ صاحب فرماتے تھے کہ ”اس دعا کی محفوظگ اور مسرور“ میں اب بھی محسوس کرتا ہوں۔“

آنٹھ برس کی عمر میں آپ کو محلہ کی مسجد کے امام قاضی محمد زمانؒ کے سپرد کروایا گیا۔ چنانچہ مختصر آنٹھ برس کی عمر میں آپ نے قرآن مجید پڑھ لیا۔ ازاں بعد کتب درسیہ فقہ و حدیث و تفسیر بھی انہی سے حرصہ میں آپ نے قرآن مجید پڑھ لیا۔ ازاں بعد کتب درسیہ فقہ و حدیث و تفسیر بھی انہی سے پڑھیں، ملکوۃ شریف احیاء العلوم اور مشنوی شریف خاص طور پر ذکر کی گئی ہیں۔ بچپن میں اکثر آپ پر بے خودی کی حالت طاری رہتی تھی۔ انہارہ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا اور حضرت مولانا محمد حسین صاحبؒ سے فن قرات بھی سیکھا آپ نہایت ہی خوش الحان تھے۔ رمضان البارک میں مسجد میں تراویح پڑھاتے تھے۔ وہاں لوگ نماز مغرب کے بعد ہی اپنی جگہ مخصوص کر لیتے تھے۔ غیر مسلم بھی آپ کی قرآن خوانی پر شیدا تھے۔

بیس سال کی عمر میں آپ نے اولیاء اللہ اور نظراء کی مجالس میں حاضر ہونا شروع کیا۔ مستری علیم اللہ صاحب جو حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کے مرید تھے، آپ کی خوش الحانی پر فریفتہ تھے، چاہئے تھے کہ آپ بھی ان کے پیر بھائی بن جائیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت بابا جیؒ راولپنڈی تشریف لائے اور مستری صاحب آپ کو ان کی مجلس میں لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۱ سال تھی۔ حضرت بابا جی بھی آپ کی صورت، میرت اور خوش الحانی پر عاشق ہو گئے۔ آپ کو بیعت فرمائے۔ حضرت بابا جی سے نوازا اور ذکر قلبی سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور جذبہ بے خودی نسبت خاص سے نوازا اور ذکر قلبی سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی حالت تبدیل ہو گئی کہ ہفتہ میں ایک دوبار ضرور چورہ کے آہار نمایاں ہو گئے۔ آپ کو اپنے شیخ سے اس قدر محبت تھی کہ ہفتہ میں ایک دوبار ضرور چورہ شریف حاضر ہوا کرتے۔ ایک مرتبہ تو آپ راولپنڈی سے چورہ شریف تک پاپیا دہ تشریف لے گئے حالانکہ گرمی کا موسم تھا۔

جب آپ کو اجازت و خلافت عطا ہوئی تو حضرت بابا جی نے اپنا خاص ملبوس آپ کو عطا فرمایا۔ آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی اور عرض کیا کہ حضور قلام کو تو آپ کی محبت ہی کافی ہے حضرت بابا جی نے فرمایا ”میں حکم کا بندہ ہوں اور اس امانت کو آپ کے حوالے کرنے پر مأمور ہوں۔ یہ میرا نہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔“ پھر نصیحت فرمائی کہ ”بینا دنیا کی طرف توجہ نہ کرنا۔ اس کو چیزیں یہیں ڈال کر ہر وقت اور جہہ تن یادِ الہی میں معروف رہنا۔ دل کو غیر اللہ سے الگ رکھنا اور سب کچھ اللہ کی

طرف سے ہی سمجھتا۔ ” یہ سن کر آپ کے دل میں محبت الہی کی آگ بڑک اٹھی۔ جس نے اسی  
عشق الہی سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا۔

آپ دو دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ جب پہلی مرتبہ حج سے فارغ ہو کر  
 مدینہ منورہ جانے کی تیاری کی تو حکومت نے بعض وجوہات کی بنا پر حاجیوں کو دہائی جانے سے  
 روک دیا اس سے طبیعت سخت بے قرار ہوئی۔ خیال آیا کہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم حیرہ  
 ناراض ہیں۔ اسی پریشانی میں نیند اڑ گئی۔ ہر وقت گریدہ وزاری کرتے۔ ایک رات تجد کے وقت  
 حالت مراقبہ میں دیکھا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور بڑی  
 سہیانی اور شفقت سے فرماتے ہیں کہ ”حافظ صاحب! گبرا یے نہیں“ اس وقت واپس جانا ہی  
 مناسب ہے۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو پھر بلاعیں گے۔ ” اس سے طبیعت کو سکون اور آرام  
 نصیب ہوا اور حسب ارشاد نبوی ”فقیر واپس آگیا۔ ۱۹۷۸ء میں دوبارہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو  
 مدینہ شریف پہنچ کر یہ حالت ہو گئی کہ ایک لمحے کے لئے بھی روضہ مبارک کی جدائی گوارہ نہ تھی۔  
 رواز نہ یہی دعا مانتے تھے کہ ”اللہ! میری موت یہیں واقع ہو ماکہ روز قیامت حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی اٹھوں۔“ ایک روز نماز عشاء کے بعد ایک نورانی شکل والے بزرگ  
 تشریف لائے اور فرمایا کہ ”حافظ صاحب! یہی آپ نے یہیں رہنے کی دعا کی تھی؟“ آپ نے عرض  
 کیا ”جی ہاں“ انہوں نے فرمایا کہ ”حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حافظ صاحب  
 سے کہہ کہ ہندوستان واپس تشریف لے جائیں کیونکہ وہاں ان کے وجود سے بہت سی مخلوق کو فائدہ  
 ہو گا اور ان کی قبر بھی وہیں ہو گی۔“ چنانچہ آپ کو قبر کی جگہ دکھاوی گئی۔ جب آپ واپس  
 راولپنڈی تشریف لائے تو اپنی قبر کے لئے جگہ وقف کی۔ بعد میں اس جگہ چھوڑہ بنواریا۔ آپ کی  
 رحلت کے بعد مزار شریف اسی جگہ بنا۔

آپ کثیر الکرامات بزرگ تھے۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ نے ہزاروں  
 افراد کو ذکر و تکر کی لذت سے آشنا کیا۔ بے شمار پے نمازی آپ کی محبت سے تجد گذار بن گئے  
 مرداشیہ وہابیہ کا مدل رو فرمایا کرتے تھے۔ متعدد افراد آپ کے دست حق پرست پر عطا کرد بالآخر سے  
 تائب ہوئے۔

آپ کے چار فرزندان ارجند تھے (۱) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب (۲) حضرت  
 عبد الرحمن (۳) حضرت عبد الحق (۴) حضرت عبد الرحمن  
 آپ کے ۷۲ خلفاء کامل و اکمل ہوئے ہیں جن میں حضرت عبد الرحمن صاحب، حضرت مولانا  
 محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں اور حضرت مولانا قاضی عالم درین ساکن گوجرانوالہ قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد عبد الکریم قدس سرہ کا وصال ۲۸ صفر ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۶ء بروز بدھ ہوا۔ آپ کا مزار پر انوار حیدر گاہ راولپنڈی میں مرجع خلائق ہے۔ نقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوئی لوہراں نے قطعہ تاریخ وفات کہا ہے۔

قبلہ دین و کعبہ ایمان	ناصر دین و ندب نعمان
دارث علم مصطفوی	قطب دہر و غوث زماں
چشم فیض و عارف کامل	مطلع نور و معدن عرفان
یعنی شیخ عبد الکریم	واقف علم حافظ قرآن
در شب بسم ماہ مسی	گشت از شہم ما پنہاں
ہاتھ گفت سال جناب	بیر عظیم زیب جناب

۵۵ ۳

### (۲) حضرت مولانا غلام محمد گبوی "امام شاہی مسجد لاہور

حضرت حافظ غلام محمد ۱۴۵۵ھ میں جسکے ضلع جملہ میں پیدا ہوئے۔ والدگرام کا نام مبارک حافظ غلام محی الدین تھا۔ بیرون کے بازاروں میں گھونٹے والے ایک صاحب حال بزرگ نے آپ کے والد کو بیٹی کے صاحب علم و فضل ہونے کی بشارت دی تھی۔ کتب درسیہ اپنے محترم والد صاحب سے پڑھیں۔ علم حدیث کی سند بھی آپ سے لی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ "والد محترم علوم ظاہریہ کے ساتھ ساتھ اصلاح باطن کی طرف خاص توجہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک خاص وظیفہ پڑھنے کا حکم ملا تو خواب میں سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے بارگاہ رحمت دو عالم میں التجائے کرم کی تو ایک جاں بخش مسکراہت سے جواب ملا "علی امیر مریون بولتہ" سچ ہوئی تو خواب والد صاحب کو سنایا۔ آپ نے فرمایا "مبارک ہو، دین و دنیا کے امور کی درشیگی کی بشارت مل گئی ہے۔" اور والد کرم سے کہا اس خواب کے بعد مجھ پر اتنے علوم مکشف ہوئے جو میرے حوصلہ سے بھی زیادہ تھے۔

آپ حضرت شاہ عبد الغنی کے دست حق پر بیعت تھے اور سلسلہ نقشبندیہ میں سلوک کی منازل ملے کرے گئے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلیمان تونسی سے روحانی نیشن حاصل کیا اور دوسرے سلاسل کے مشائخ بالخصوص حضرت مخدوم سعیخ بخش لاہوری اور حضرت سلطان ہاؤس سے پاٹنی مراحل ملے کئے۔ لیکن اصل عقیدت و ارادت حضرت بابا جی فقیر محمد سے تھی۔ حضرت بابا فقیر محمد حورائی سے تو آپ نے خصوصی توجہ حاصل کی۔ چنانچہ صاحبزادہ باوی

شریف ضلع سکرات والے فرمایا کرتے تھے کہ بابا جی نے جو آپ کو دادا کسی دوسرے کے ہے میں نہیں آیا۔ کافی حصہ تک باوشاہی مسجد لاہور میں خطیب رہے۔ باوشاہی مسجد کو آپ نے یہ امگر یروں سے واگزار کرایا تھا۔ مولانا غلام محمد گوئی کو نہ صرف باوشاہی مسجد کا پہلا خطیب اور امام مقبرہ کیا گیا بلکہ مسجد کا متولی بھی ہنا دیا گیا تھا۔ مولانا غلام قادر بھیروی "مولانا محمد ذاکر گوئی" مولانا محمد عالم آسی امر تری، مولانا غلام دیگر قصوری اور مولانا نور احمد صاحب تو اکثر آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

آپ حضرت مجدد الف ثالیؒ کے عرص پر ہر سال سرہند شریف حاضر ہوتے وہاں بزرگان دین اور اولیائے وقت کا اجتماع ہوتا۔ آپ ان کی زیارت سے فیض حاصل کرتے۔ حج بیت اللہ کے موقع پر روضہ اقدس کے سامنے حاضر ہوئے تو جس عقیدت کا مظاہرہ کیا وہ آپ کی محبت اور روحانی عظمت کی علامت ہے۔

۰ ستمبر ۱۹۴۰ء بطبقیں سر جمادی الثانی کو افضل بحق ہوئے۔ مادرہ تاریخ درج ذیل ہے

بجا ہے بنجاب کا حج اغ آہاب

۱۸

آپ کا مزار قبرستان میانی شریف لاہور میں ہے۔ جہاں ہر سال عرص منایا جاتا ہے۔ تذکرہ علماء المسنون و جماعت لاہور میں ص ۲۲۰ پر لکھا ہے کہ آخری آرام گاہ بجکے میں ہے۔

#### (۵) حضرت مست علی صاحب (متیراں والی) ضلع سیاکوٹ

مولوی صاحب نے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ حضرت بابا جی خواجہ نقیر محمد چوراہیؒ سے بیعت ہو کر خدمت ہابرکت میں حاضر رہے جس کے صلد میں مرشد نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ نہایت عابد و زاہد بزرگ تھے۔ غلق کیہر نے آپ سے فیض ظاہری و باطنی حاصل کیا، بے شمار کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں۔

ایک مرتبہ آپ ایک قریبی گاؤں میں میان محمد سلام سرا نوالی کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اس گاؤں کا نبیردار آپ کا معتقد اور مرید خاص تھا۔ حسب معمول آپ مسجد میں تشریف فرمادیں۔ ایک خادم کو نبیردار کے گھر بیجھا کر وہ جا کر کچھ لی اور سکھن لے آئے جبکہ آپ نے مسجد کے خل خانہ میں نماکر تھکاوٹ دور کر لی۔ اس گاؤں کی اکثریت ایک ہندو پیشوں کے نام کی "تحنی" رسمیتی تھی۔ اس دن نبیردار نے بھی لی "تحنی" رسمیتی تھی۔ اس لئے مولوی صاحب کے خادم کو والہن خالی ہاتھ آنا پڑا۔ اتنے میں نبیردار کو اطلاع میں تودہ مسجد میں حاضر ہوا۔ مولوی صاحب نے

رنجمنگی سے فرمایا کہ بیعت تو ہو گئے ہیں مگر ابھی مسلمان نہیں ہوئے اور خادم کے خالی ہاتھ داہم آئے کا واقعہ بیان کیا۔ فبیوار صاحب فوراً اپنے گھر گئے اور نمبرداری کے منع کرنے کے باوجود زبردستی لسی اور نکمن لے آئے۔ کچھ دیر بعد گاؤں میں شور و غل سنائی دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جس بھینس کے دودھ کی تھی رسمی ممکن تھی وہ مر گئی ہے اور عام تاثر یہ تھا کہ ایسا حصی توڑنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

مولوی صاحب کو جب یہ پاشی معلوم ہو گئی تو وہ نمبردار کو لے کر موقع پر پہنچے جہاں بھینس مر گئی تھی۔ تمام گاؤں والے بھی مولوی صاحب کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے کہ تھی وائے اپنا آپ دکھایا ہے۔ اب دیکھیں نمبردار کے پیغمبر صاحب کیا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بھینس کو دیکھا کہ ظاہرا وہ بالکل مر گئی تھی۔ آپ نے بھینس کے گرد چکر لگایا اور اپنا جو تما اتار کر بھینس کے سر پر سات مرتبہ مارا تو بھینس یکدم اٹھ کر دوڑ پڑی۔ لوگوں نے مل کر بھینس کو جاندھ دیا۔ مولوی صاحب مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا کہ جناب اصل ما جرا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تھی وائے نے بھینس کا گلا دبار کھا تھا۔ ہم نے باطنی نظر سے مشاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس شیطان کے سر پر سات جوتے مارے تو وہ بھاگ لگا۔ اب اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ کراس میں نہیں آئے گا۔ اب تھی نہ رکھنے یا توڑنے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ دیکھ کر بہت سے لوگ آپ کے معتقد ہو گئے۔

## (۶) حضرت محمد خان عالم صاحب۔ باوی شریف

ذکرۃ الاولیاء جدید ص ۲۹ پر تحریر ہے کہ سرائے عالمگیر (مجرات) سے اوہ رکوالہ اشیش سے ایک میل کے فاصلہ پر باوی شریف بابا جی کے متعدد خلافاء کا مرکز ہے۔ نہ صرف بابا محمد خان عالم صاحب آپ کے خلیفہ تھے بلکہ ان کے صاحبزادے غلام محی الدین اور دیگر رشتہ دار بھی حلقة ارادت میں داخل تھے۔ حضرت محمد خان عالم موضع کڑی نزد جلال پور جہاں ضلع مجرات کے کھوکھر گرانے میں پیدا ہوئے۔ سن پیدائش معلوم نہیں۔ حضرت محمد خان عالم کے دو بھائی تھے۔ ایک آہن گرا اور دوسرا گوجر۔ ان کے کئے پر آپ بیعنی اہل و عیال و برادر ان باوی شریف (مجرات جملہ جیلی روڈ پر) میں مقیم ہو گئے۔

ایک مرجبہ خواجہ محمد خان عالم نے کسی پیر بھائی سے وعدہ فرمایا ہوا تھا کہ تم آنا ہم دونوں اپنے دادا پیر کی حاضری کے لئے چلیں گے۔ لیکن آپ بوجہ مرض ناروونہ چلنے سے معدور تھے۔ فرمایا میں تو معدور ہوں مجھے چنان دشوار ہے۔ تم ضرور ذر بار شریف چلے جاؤ۔ وہ کئے لگا حضور جب آپ کو

صحت ہو گی تو میں آپ کے ہمراہ ہی چلوں گا فرمایا تمہارا ارادہ تیک ہے۔ اس کو ضرور پورا کرو۔ وہ ڈٹ گیا کہ آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ بالآخر خواجہ محمد خان عالم صاحب ہاتھوں کے مل ہی راہی سفر ہوئے۔ جب اپنے دادا ہیر کی حدود میں پہنچے تو حضور بابا می خواجہ نور محمد نے آگے بڑھ کر دستار خلافت سے نوازا پھر کچھ دنوں بعد وعاء خیر فرمایا کرو اپسی کا حکم دیا۔ حضرت حافظ کرم دین صاحب ساگری شریف علاقہ ریسہ فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ محمد خان عالم کو نسبت صدقیہ اس قدر قوی حاصل تھی کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا ہے کہ وہ باؤلی شریف کی مسجد میں نماز پڑھا رہے ہیں۔

حضرت حافظ کرم دینؓ حضرت خواجہ سلیمان تونسی کے مرید تھے اور حضرت خواجہ محمد خان عالمؓ سے بھی بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ آپؓ بہت زیادہ شب بیدار اور عابد و زاہد تھے۔ بہت سی کرامات آپؓ سے منسوب ہیں۔ جناب قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف سے آپؓ کے بڑے گھرے تعلقات تھے۔ حضرت علی پوری قدس سرہ اور حضرت ثانی لاثانی علی پوریؓ سے بھی آپؓ کے خصوصی تعلقات تھے۔ آپؓ کے بہت سے خلفاء ہوئے ہیں۔ آپؓ کا وصال ۲۴ ذی الحجه ۱۳۸۸ھ میں ہوا۔ مزار قدس باؤلی شریف سے جنوب کی طرف ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ آپؓ کے ساجزوں گان اور خلفاء کے مزارات بھی ساتھی ہیں۔

#### (۷) علامہ مولوی غلام نبی قریشی۔ (چک قریش) ضلع سیالکوٹ

مولوی صاحب حضرت بابا میؓ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپؓ کی معرفت تھی ہردو سید جماعت علی شاہؓ صاحبان حضرت بابا میؓ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپؓ اپنے وقت کے عابد و زاہد اور گوشہ نشین بزرگ تھے۔ ذکر الہی اور مراقبہ میں معروف رہنے بزرگوں کی زیارت کا شوق بہت زیادہ تھا۔ پیدل چل کر تیرہ شریف میں مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت بابا میؓ ایک دفعہ چک قریش میں مولوی غلام نبی کے گھر تشریف فرماتھے کہ کچھ مستورات حاضر خدمت ہوئیں۔ آپؓ اس وقت باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے مولوی غلام نبی نے ایک سے مخاطب ہو کر کہا کہ چھپی صاحبہ! آپؓ کے کام کبھی ختم ہوئے؟ آپؓ بار بار بابا میؓ کو تکلیف دیتی ہیں۔ حضور نے وہیں کھڑے کھڑے فرمایا کہ ”کلہ پڑھو“ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ تیری عورت تو برہمن ہے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ”میں برہمن یا مسلمان نہیں جانتا۔ میں نے کلہ پڑھانا تھا پڑھا رہا“ سب کو کلہ کی تلقین فرمائی۔ اور وہاں مسجد میں تشریف لے

گئے۔ دیگر لوگوں نے سناتے حضور کی سادگی پر ہنسنے لگئے کہ بہمنی کو کلمہ کا کیا اثر ہو گا چنانچہ بہمنی عورت علی پور شریف میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مسلمان ہو گئی۔

### (۸) حضرت خواجہ غلام مجی الدین۔ باوی شریف

حضرت خواجہ غلام مجی الدین فرزند اصنف حضرت محمد خان عالم صاحب کے ہیں۔ حضرت بابا جی فقیر محمد باوی شریف لائے تو حضرت محمد خان عالم صاحب نے اپنے چھوٹے صاحبزادے خواجہ مجی الدین کو بیعت مسنونہ کے لئے پیش کیا۔ حضرت بابا جی نے بیعت سے سرفراز فرمایا اور ساتھ ہی خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ اعلیٰ درجہ کے متوكل، پرہیزگار، شب زندہ دار، متقی و صالح اور صاحب کرامت ولی تھے، ہر دم یادِ الہی اور ذکرِ رحیم مصروف رہتے۔

حضرت خواجہ مجی الدین کتابوں کا مطالعہ بہت فرماتے تھے۔ تفسیر "روح البیان" وغیرہ سفر میں ساتھ رکھتے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ "حضور" دیگر حضرات تو میدان طریقت میں آکر کتابیں شہپر دیتے ہیں اور آپ اکثر مطالعہ میں وقت صرف کرتے ہیں۔ "حضور" نے اکساری اور تواضع میں فرمایا کہ "وہ حضرات تو اپنی منزل مقصود پر فائز ہو گئے اور میں ابھی تک وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔ جو کتابیں مخت سے پڑھی تھیں میں انہیں کیسے چھوڑوں؟"

بیان کرتے ہیں کہ قبلہ بابا جی فقیر محمد چوراہی اور غلام مجی الدین صاحب (خلف محمد خان عالم صاحب) دریائے جhelم کو عبور کرنے کے لئے کشتی میں سوار تھے۔ حافظ مرالدین بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب کشتی دریائے جhelم کے وسط میں چمچی تو حافظ صاحب کے منہ سے بے اختیار لکھا "پانی کتنا گمرا ہوا گا؟ صاحبزادہ صاحب خوش مزاج آدمی تھے کہا کہ "دریا میں کو دکر اندازہ کر لو۔" حافظ صاحب فوراً دریا میں کو دپڑے، تیرنا نہیں جانتے تھے اس لئے بھنور میں جا پڑے۔ حضور بابا جی نے فرمایا کہ "صاحبزادہ! آدمی غرق ہو گا یا کہ نہیں؟" جواب میں عرض کیا کہ اگر حضور کے دیکھتے غرق ہونا ہے تو کنارے پر سلامتی محل ہے۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ کشتی کے کنارے پر چمچی سے پلے ہی حافظ صاحب کنارے پر ہمچ جکے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جب حافظ صاحب دریا میں کو دے تو پانی نے ان کے گرد حلقة بنالیا اور پکڑ کر ایک ہی لمبیں کنارے پر پہنچا دیا۔

آپ کا وصال ۱۹۱۲ء فروری کو ہوا۔ باوی شریف میں مزار ہے۔ عرس مبارک ۲۳ صفا المظہر کو منایا جاتا ہے۔

(۶) مولوی محمد حسن صاحب گجرات

بلوے شیش کے جنوب میں مزار شریف ہے۔ صاحزاں شریف غلام ربانی ائمہ بیڑا "غیر رو" ان کے بیٹے ہیں۔

حضرت خواجہ نور شریف بن خواجہ نصیف الدین ستر ابی رہ

خواجہ شناہ نور

نادر شاہ<sup>۱</sup>

دشمنی

احمیلی<sup>۲</sup>

احمیلی<sup>۳</sup>

خواجہ شناہ نور

احمیلی<sup>۴</sup>

احمیلی<sup>۵</sup>

احمیلی<sup>۶</sup>

احمیلی<sup>۷</sup>

احمیلی<sup>۸</sup>

احمیلی<sup>۹</sup>

احمیلی<sup>۱۰</sup>

احمیلی<sup>۱۱</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۲</sup>

احمیلی<sup>۱۳</sup>

احمیلی<sup>۱۴</sup>

احمیلی<sup>۱۵</sup>

احمیلی<sup>۱۶</sup>

احمیلی<sup>۱۷</sup>

احمیلی<sup>۱۸</sup>

احمیلی<sup>۱۹</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۲۰</sup>

احمیلی<sup>۲۱</sup>

احمیلی<sup>۲۲</sup>

احمیلی<sup>۲۳</sup>

احمیلی<sup>۲۴</sup>

احمیلی<sup>۲۵</sup>

احمیلی<sup>۲۶</sup>

احمیلی<sup>۲۷</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۲۸</sup>

احمیلی<sup>۲۹</sup>

احمیلی<sup>۳۰</sup>

احمیلی<sup>۳۱</sup>

احمیلی<sup>۳۲</sup>

احمیلی<sup>۳۳</sup>

احمیلی<sup>۳۴</sup>

احمیلی<sup>۳۵</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۳۶</sup>

احمیلی<sup>۳۷</sup>

احمیلی<sup>۳۸</sup>

احمیلی<sup>۳۹</sup>

احمیلی<sup>۴۰</sup>

احمیلی<sup>۴۱</sup>

احمیلی<sup>۴۲</sup>

احمیلی<sup>۴۳</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۴۴</sup>

احمیلی<sup>۴۵</sup>

احمیلی<sup>۴۶</sup>

احمیلی<sup>۴۷</sup>

احمیلی<sup>۴۸</sup>

احمیلی<sup>۴۹</sup>

احمیلی<sup>۵۰</sup>

احمیلی<sup>۵۱</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۵۲</sup>

احمیلی<sup>۵۳</sup>

احمیلی<sup>۵۴</sup>

احمیلی<sup>۵۵</sup>

احمیلی<sup>۵۶</sup>

احمیلی<sup>۵۷</sup>

احمیلی<sup>۵۸</sup>

احمیلی<sup>۵۹</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۶۰</sup>

احمیلی<sup>۶۱</sup>

احمیلی<sup>۶۲</sup>

احمیلی<sup>۶۳</sup>

احمیلی<sup>۶۴</sup>

احمیلی<sup>۶۵</sup>

احمیلی<sup>۶۶</sup>

احمیلی<sup>۶۷</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۶۸</sup>

احمیلی<sup>۶۹</sup>

احمیلی<sup>۷۰</sup>

احمیلی<sup>۷۱</sup>

احمیلی<sup>۷۲</sup>

احمیلی<sup>۷۳</sup>

احمیلی<sup>۷۴</sup>

احمیلی<sup>۷۵</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۷۶</sup>

احمیلی<sup>۷۷</sup>

احمیلی<sup>۷۸</sup>

احمیلی<sup>۷۹</sup>

احمیلی<sup>۸۰</sup>

احمیلی<sup>۸۱</sup>

احمیلی<sup>۸۲</sup>

احمیلی<sup>۸۳</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۸۴</sup>

احمیلی<sup>۸۵</sup>

احمیلی<sup>۸۶</sup>

احمیلی<sup>۸۷</sup>

احمیلی<sup>۸۸</sup>

احمیلی<sup>۸۹</sup>

احمیلی<sup>۹۰</sup>

احمیلی<sup>۹۱</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۹۲</sup>

احمیلی<sup>۹۳</sup>

احمیلی<sup>۹۴</sup>

احمیلی<sup>۹۵</sup>

احمیلی<sup>۹۶</sup>

احمیلی<sup>۹۷</sup>

احمیلی<sup>۹۸</sup>

احمیلی<sup>۹۹</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۰۰</sup>

احمیلی<sup>۱۰۱</sup>

احمیلی<sup>۱۰۲</sup>

احمیلی<sup>۱۰۳</sup>

احمیلی<sup>۱۰۴</sup>

احمیلی<sup>۱۰۵</sup>

احمیلی<sup>۱۰۶</sup>

احمیلی<sup>۱۰۷</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۰۸</sup>

احمیلی<sup>۱۰۹</sup>

احمیلی<sup>۱۱۰</sup>

احمیلی<sup>۱۱۱</sup>

احمیلی<sup>۱۱۲</sup>

احمیلی<sup>۱۱۳</sup>

احمیلی<sup>۱۱۴</sup>

احمیلی<sup>۱۱۵</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۱۶</sup>

احمیلی<sup>۱۱۷</sup>

احمیلی<sup>۱۱۸</sup>

احمیلی<sup>۱۱۹</sup>

احمیلی<sup>۱۲۰</sup>

احمیلی<sup>۱۲۱</sup>

احمیلی<sup>۱۲۲</sup>

احمیلی<sup>۱۲۳</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۲۴</sup>

احمیلی<sup>۱۲۵</sup>

احمیلی<sup>۱۲۶</sup>

احمیلی<sup>۱۲۷</sup>

احمیلی<sup>۱۲۸</sup>

احمیلی<sup>۱۲۹</sup>

احمیلی<sup>۱۳۰</sup>

احمیلی<sup>۱۳۱</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۳۲</sup>

احمیلی<sup>۱۳۳</sup>

احمیلی<sup>۱۳۴</sup>

احمیلی<sup>۱۳۵</sup>

احمیلی<sup>۱۳۶</sup>

احمیلی<sup>۱۳۷</sup>

احمیلی<sup>۱۳۸</sup>

احمیلی<sup>۱۳۹</sup>

حیدر شاہ  
عیاشی

احمیلی<sup>۱۴۰</sup>

احمیلی<sup>۱۴۱</sup>

احمیلی<sup>۱۴۲</sup>

احمیلی

## باب نهم

### شجرہ جات طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی<sup>ؒ</sup>

- (۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ میں
- (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
- (۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- (۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
- (۴) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
- (۵) حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت بایزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت خواجہ قاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت خواجہ ابو علی فارمدي رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت خواجہ عبدالحالمق بن جدوانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت خواجہ عارف روگری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت خواجہ محمود انجیر فخری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت خواجہ ابو علی رامشنا رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت امام الطریقت خواجہ بہاء الدین نقشبندی خاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت خواجہ یعقوب چنگی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت خواجہ محمد زادہ ولی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

- (۲۲) حضرت خواجہ خواجہ جنگلی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۳) حضرت خواجہ رضی الدین باتی بالشیر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۴) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۵) حضرت خواجہ محمد مخصوص رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۶) حضرت جنتۃ اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۷) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۸) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۹) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۰) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۱) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۲) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۳) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ صالحیہ میں  
 (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم  
 (۲) حضرت علی الرضا کرم اللہ وجہ  
 (۳) حضرت امام حسن رضی اللہ عن  
 (۴) حضرت سید حسن ثنی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۵) حضرت عبداللہ الحسن رحمۃ اللہ علیہ  
 (۶) حضرت شاہ موسی الجون رحمۃ اللہ علیہ  
 (۷) حضرت سید عبداللہ المورث رحمۃ اللہ علیہ  
 (۸) حضرت سید محمد موسی شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۹) حضرت سید شاہ داؤ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۰) حضرت سید سعیٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۱) حضرت سید شاہ عبداللہ الجلی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۲) حضرت سید ابو صالح موسی جنگلی دوست رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۳) حضرت خوٹ صدراںی محبوب ربانی شیخ عبدال قادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۴) حضرت سید شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت سید شرف الدین القیال رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت سید شاہ عظیل رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت شاہ شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت شاہ گدار حمّن اول رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت شاہ شمس الدین عارف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شاہ گدار حمّن ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت سید شاہ قصیل رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت سید شاہ کمال کیتمل رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت سید شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت امام ربائی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت قیوم زمانہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت محمد نقشبندیہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت خواجہ محمد ذییر رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت خواجہ محمد نعیم اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت خواجہ نقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ ٹالیہ ساعائیہ میں
- (۲) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آله واصحابہ وسلم
- (۳) حضرت علی الرضا کرم اللہ وجہ
- (۴) حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

- (۱) حضرت شیخ جبیب مجی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲) حضرت شیخ راؤ طالی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) حضرت شیخ سری سقیلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) حضرت ابوالقاسم شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت شیخ ابو بکر عبد اللہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد حسینی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت شیخ ابو الفرج طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت شیخ ابوالحسن اہمثاری علی بن محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سجافی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت شیخ شمس الدین علی حداد رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت شیخ شمس الدین بن علی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت شیخ قطب الدین ابوالنیاث رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت شیخ ابوالکارم فاضل رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت شیخ عبید فاضل رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت شیخ محمد بن عبید عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت سید جلال الدین سخاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت سید اجمل بہراچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت بڈھن بہراچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت شیخ درویش بن قاسم اودی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت شیخ عبد الواحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت خواجہ حمود مصوص رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ محمد نقشبند ہانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۳۱) حضرت خواجہ محمد زیر رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۷) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۸) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ ٹانیہ میں
- (۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
  - (۲) حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ
  - (۳) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
  - (۴) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
  - (۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
  - (۶) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
  - (۷) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
  - (۸) حضرت امام علی موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
  - (۹) حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
  - (۱۰) حضرت شیخ معروف کرغی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۱) حضرت شیخ سری سقیل رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۲) حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۳) حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۴) حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد تیمی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۵) حضرت شیخ ابوالنصر محمد طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۶) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۷) حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزوی رحمۃ اللہ علیہ
  - (۱۸) حضرت قطب العالم فرشت الاعظم محبوب سبحانی شیخ حبی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۹) حضرت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت سید شاہ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت سید محبی الدین ابوالنصر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت سید شاہ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت سید شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت خواجہ شیخ احمد جبلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت خواجہ بہاء الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت ابراہیم الحنفی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت خواجہ محمد نقشبندیانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۷) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۸) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

### (۵) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ قدیسیہ میں

- (۱) حضرت خاتم الانبیاء ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
- (۲) حضرت خواجہ اولیاء ابوالحسن علی الہائی رضی اللہ عنہ
- (۳) حضرت خواجہ ابوالنصر احسان الہبی قدس سرہ
- (۴) حضرت خواجہ ابوالفضل عبد الواحد بن زید قدس سرہ

- (۱) حضرت خواجہ فیصل بن عیاض قدس سرہ
- (۲) حضرت سلطان الاولیاء ابراہیم بن ادہم قدس سرہ
- (۳) حضرت سید الدین حذیفہ مرعشی قدس سرہ
- (۴) حضرت خواجہ امین الدین ابو بیہل البصیری قدس سرہ
- (۵) حضرت خواجہ مشاد علوی نیوری قدس سرہ
- (۶) حضرت ابو اسحاق شاہی قدس سرہ
- (۷) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال قطب الدین چشتی قدس سرہ
- (۸) حضرت خواجہ تدوہ الدین ابو محمد چشتی قدس سرہ
- (۹) حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین چشتی قدس سرہ
- (۱۰) حضرت خواجہ قطب الدین مودودو چشتی قدس سرہ
- (۱۱) حضرت خواجہ حاجی شریف ٹنڈی قدس سرہ
- (۱۲) حضرت خواجہ انوار عثمان ہارونی قدس سرہ
- (۱۳) حضرت خواجہ قلندر معین الدین حسن سخنی قدس سرہ
- (۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ
- (۱۵) حضرت خواجہ فرید الدین شیخ شکر قدس سرہ
- (۱۶) حضرت خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین محمد بدوانی قدس سرہ
- (۱۷) حضرت خواجہ نصیر الدین معروف بچاغ دہلوی قدس سرہ
- (۱۸) حضرت خواجہ سید محمد گیسوردراز قدس سرہ
- (۱۹) حضرت خواجہ سید علاء الدین اوہی قدس سرہ
- (۲۰) حضرت خواجہ صدر الدین اوہی قدس سرہ
- (۲۱) حضرت میاں شیخ بن حکیم اوہی قدس سرہ
- (۲۲) حضرت خواجہ درویش بن قاسم اوہی قدس سرہ
- (۲۳) حضرت خواجہ عبد القدوس بن اسماعیل گنگوہی قدس سرہ
- (۲۴) حضرت خواجہ شیخ رکن الدین گنگوہی قدس سرہ
- (۲۵) حضرت خواجہ شیخ عبد الواحد بن العابدین قدس سرہ
- (۲۶) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سہندی قدس سرہ
- (۲۷) حضرت خواجہ شیخ محمد مصوم قدس سرہ

(۳۲) حضرت جنت اللہ خواجہ محمد نقشبندی مانی قدس سرہ

(۳۳) حضرت خواجہ محمد ذہیر قدس سرہ

(۳۴) حضرت خواجہ قطب الدین محمد اشرف بن عنایت اللہ قدس سرہ

(۳۵) حضرت سید حافظ جمال الدین بن محمد روشن قدس سرہ

(۳۶) حضرت خواجہ سید محمد عیین بن محمد شاہزادہ قدس سرہ

(۳۷) حضرت محمد فیض اللہ تیراعی قدس سرہ

(۳۸) حضرت خواجہ نور محمد المشور بہ بابا گی قدس سرہ

(۳۹) حضرت خواجہ نقیر محمد تیراعی قدس سرہ

(۴) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ مانی صابریہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(۲) حضرت علی الرضا کرم اللہ وجہ

(۳) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت ابوالفضل عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت ابوالفیض قسیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت سید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت امین الدین ابو یوسف البعزی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت ابراہیم اسحاق علوی سوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت ابواسحاق شاہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت قدوۃ الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت حاجی شریف ڈنڈی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت ھان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت میمن الدین حسن سنجی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۸) حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت فرد الدین سعیج شکر رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت خنوم شیخ احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت عس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت جلال الدین پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت شیخ احمد عبدالحق روڈلوی رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت احمد عارف رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت محمد بن عارف رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت خنوم عبد الواحد رحمتہ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت شیخ احمد سرمندی رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت محمد نجم موصوم رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت محمد نقشبند ٹانی رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت سید محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت حافظ سید شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت سید محمد صیفی رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۷) حضرت خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ
- (۳۸) حضرت خواجہ نقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

- (۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ ٹاؤن نظامیہ میں
- (۲) خاتم النبین ﷺ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ اعلیٰ متعین
- (۳) حضرت علی المرتضی کراں اللہ وجہ
- (۴) حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ
- (۵) حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ

- (۱) حضرت خواجہ قسیل بن صیاض رحمۃ اللہ علیہ
- (۲) حضرت خواجہ سلطان الاولیاء ابراہیم بن اوہم بھنی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳) حضرت خواجہ سید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) حضرت خواجہ ابو یحیہ البصیری رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) حضرت خواجہ ابراہیم احسان علوی شوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت خواجہ احسان شامی رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت خواجہ قدوۃ الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت حاجی شریف ٹنڈی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت خواجہ عثمان باروی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت خواجہ معین الدین الحسینی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت شیخ فریدن سعید شکر رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محمد بن احمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت شیخ فسیر الدین روشن چراغ غر رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت شیخ صدر الدین طبیب رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت خواجہ شیخ فتح اللہ اودھی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت خواجہ شیخ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت درویش بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت خواجہ محمد مخصوص رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت خواجہ محمد نقشبندی ثانی رحمۃ اللہ علیہ

- (۳۱) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۷) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

- (۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ فریدیہ رابعہ میں
- (۱) حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
- (۲) حضرت امیر المؤمنین علی الرضا کرم اللہ وجہ
- (۳) حضرت خواجہ ابوالنصر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) حضرت خواجہ ابوالفضل عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) حضرت خواجہ نقیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت خواجہ سلطان ابوالایم بن اوہم بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت خواجہ امین الدین ابو ہبہ البصري رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت خواجہ ابوابراهیم اسحاق علوی نوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت خواجہ ابواسحاق شافعی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت خواجہ ابو محمد چشتی اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت خواجہ شریف ٹنڈلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت خواجہ خواجہ محبیں الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین سعیج شکر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت سلطان المشائخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت نصیر الدین روشن چہار غولوی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت سید جلال الدین محمودی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت سید اجمل براجمی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت بدھن براجمی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت محمود عبد الاحدر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت امام ربیٰ مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت محمد نقشبندی ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت خواجہ محمد اشرف بن عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت سید مانظ جمال اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۷) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

### (۹) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ سہروردیہ میں

- (۱) سہرورد کائنات خلاصہ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- (۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- (۳) حضرت امیر سید الاولیاء حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) حضرت خواجہ جبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

- (۱) حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲) حضرت خواجہ سری سقیلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳) حضرت سید الطائف شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) حضرت مشائخ طلوع نوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) حضرت شیخ احمد اسود دیشوری رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت شیخ محمد المروف العویی رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت وحید الدین عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت فیاء الدین ابو الحب عمر رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت شیخ الشیخ شیخ شاہب الدین سعیدودی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت شیخ رکن الدین عالم ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت مخدوم جمانیاں میر سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت سید اجمل براچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت بدھن براچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت شیخ درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت مهدی القدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت مخدوم عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت خواجہ محمد مصوصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت جمیعت اللہ محمد نقشبندیہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت خواجہ محمد زید رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت خواجہ قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت سید حافظ شاہ جلال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت سید محمد عسکری رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت خواجہ نقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ شماریہ میں

(۱) رسول التلقین نبی المحرین حضرت احمد مجتبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

(۳) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۷) سلطان العارفین حضرت خواجہ پاہنیزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت خواجہ محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت خواجہ اعز عشقی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت شیخ ابو ظفر مولانا ترک طوسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ محمد خدا تقلی مادراء ببری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شیخ محمد عاشق بن شیخ خدا تقلی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ عارف شماری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت شیخ عبد اللہ شماری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت عمر علام المعرفہ پر شیخ قاضی منیری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت شاہ ابواللحظہ دامت اللہ سرمت رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت ظہور حاجی حمید الدین حضور رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت برہان العارفین شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت شیخ وجیہ الدین ابونصر اللہ علوی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت شیخ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت پیر شیخ زین العابدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت سید نور رحمۃ اللہ علیہ

- (۲۳) حضرت پیر شیخ محمد جلال رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۴) حضرت شیخ بڈھن برائیجی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۵) حضرت خواجہ درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۶) حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۸) حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۹) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۰) حضرت شیخ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۱) حضرت خواجہ خواجہ گان محمد نقشبند ٹانی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۲) حضرت خواجہ محمد ذیبر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۳) حضرت قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۴) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۵) حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۶) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۷) حضرت خواجہ نور محمد پوراہی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳۸) حضرت خواجہ نقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

- (۱) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ کبڑویہ وجہنیدیہ در کمنہ و کمال میں  
 (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم  
 (۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 (۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 (۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 (۵) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ  
 (۶) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ  
 (۷) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ  
 (۸) حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۹) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۰) حضرت امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت امام علی موسی رضا رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت سری سقیلی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت شیخ ابو علی روذباری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت نجم القطب شیخ ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت شیخ ابو القاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت شیخ ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت خواجہ شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سروروی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شیخ عمرایا سر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت شیخ پابا کمال جنید رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت شیخ الاولیاء احمد رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت عطایا خالدی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) حضرت شیخ شمس الدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت شیخ حمید الدین سرقندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت پیر سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت سید اجمل بہراچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت سید بڈھن بہراچی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت شیخ درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت شیخ عبد القدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت مخدوم عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت امام ربائی مجدد الف ثانی شیخ احمد سہندی رحمۃ اللہ علیہ

- (۳۷) حضرت حروۃ الونی خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۸) حضرت محمد نقشبند ہانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۹) حضرت خلیفۃ اللہ محمد زیر رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۰) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۱) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۲) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۳) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۴) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۵) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۶) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ ثانیہ کبرویہ یعقوبیہ میں
- (۱) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
- (۲) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ
- (۳) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
- (۴) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
- (۵) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) حضرت امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) حضرت امام علی موسی رضا رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) حضرت سری سقیل رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) حضرت سید الطائفی شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) حضرت خواجہ ابو علی روڈیاوی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) حضرت خواجہ نجم الطائب ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۴) حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) حضرت شیخ ابو القاسم گرانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۶) حضرت شیخ ابو بکر النساج رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۷) حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۸) حضرت شیخ ابوالنحیب سرور دی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) حضرت شیخ عمار یا سر رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) حضرت شیخ ائمہ شیخ شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۱) حضرت مجدد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) حضرت شیخ لالہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۳) حضرت شیخ احمد جورجانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) حضرت پیر عبدالرحمن اسفزانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) حضرت عارف رباني علاء الدین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۶) حضرت عارف رباني حضرت حقیقی محمود المراد فانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۷) مظہر عراقی حضرت سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۸) حضرت خواجہ اسحاق شیری قتلانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۹) حضرت سید امین الدین عبد اللوہ ہرشی آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۰) حضرت شیخ رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۱) حضرت شاہ ملک شیخ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۲) حضرت صدر الدین احمد شیخ محمد ضو شاہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۳) حضرت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۴) حضرت یعقوب صنی کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۵) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۷) حضرت محمد نقشبند ٹانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۸) حضرت خواجہ محمد زیر رحمۃ اللہ علیہ
- (۳۹) حضرت سید نقشبند الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۰) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۱) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
- (۴۳) حضرت خواجہ نور محمد جو راہی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت خواجہ فقیر محمد حوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۴) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ مداریہ میں

(۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت امام عبداللہ علیبردار رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت نبیین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت عین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت بیضور شامی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت بدر الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت سید احمد براچی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت شاہ بڈھن براچی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سید درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شیخ مخدوم عبد الاحدر رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت خواجہ محمد قشبند ہانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت خواجہ محمد زیر رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت خواجہ محمد قیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۳) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قلندریہ میں  
 (۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم  
 (۲) حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ  
 (۳) حضرت خضر روی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۴) حضرت جمیل الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۵) حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 (۶) حضرت محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۷) حضرت عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ  
 (۸) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۹) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۰) حضرت مخدوم عبد الاحدر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۱) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۲) حضرت خواجہ محمد مصوص رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۳) حضرت محمد نقشبند ہانی رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۴) حضرت محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۵) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۶) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۷) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۸) حضرت سید فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ  
 (۱۹) حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ  
 (۲۰) حضرت نقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

خاک راہ در دمندال  
 احمد پدر اخلاق  
 ۳۳۳ شارے شاد باغ لاہور

۱۳۱۳ھجری الاول جمادی

## کتابیات

اس تذکرہ کی تدوین و تالیف میں درج ذیل کتب کو پیش نظر کھا گیا ہے۔

- (۱) تذکرہ نقشبندیہ خیرہ
  - (۲) انوار الکرم
  - (۳) جواہر نقشبندیہ
  - (۴) صوفیائے نقشبند
  - (۵) جمال نقشبند
  - (۶) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ بحث
  - (۷) تذکرہ اولیائے پاکستان
  - (۸) تذکرہ اکابر الہ سنت
  - (۹) ماہنامہ سلسلیل لاہور (جنوری، فروری)
  - (۱۰) مختصر حالات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ باوی شریف ضلع سکبرات
  - (۱۱) ماہنامہ شمس الاسلام (مارج، اپریل) ۱۹۸۷ء
  - (۱۲) شجرہ حضرت نقشبندیہ مجددیہ
  - (۱۳) تذکرہ الہست و جماعت لاہور
  - (۱۴) ضیائے حیدری
  - (۱۵) نور الاسلام ماہنامہ (اولیائے نقشبند نمبر)
  - (۱۶) امیر ملت اور ان کے خلفاء
  - (۱۷) انوار لاثانی
  - (۱۸) شاہ موسیٰ ابوالکارم
  - (۱۹) تذکرہ اولیائے بر صیغہ
  - (۲۰) تذکرہ حضرت شاہ بلاول قادری
  - (۲۱) تذکرہ حضرت شاہ عتایت قادری شطاری
  - (۲۲) تذکرہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ لڈھروی
  - (۲۳) مقامات خیر
  - (۲۴) سید غوث اعظم
  - (۲۵) تذکرہ حضرت آغا سید سکندر شاہ
- از عالم الدین  
پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے  
شائع کردہ بزم چوراہی برطانیہ  
میاں جیل احمد شریپوری  
محمد صادق قصوری  
صوفی محمد فرش  
پروفیسر آنہ بلیس چیس  
مرزا محمد اختر دہلوی  
میاں اطہق احمد ایم اے  
میاں اخلاق احمد ایم اے  
میاں اخلاق احمد ایم اے  
حضرت شاہ ابوالحسن زید قادری  
محمد اوّد قادری نقشبندی مجددی  
احمد بدرا اخلاق



مرقد انور غوث زمان قطب دوران حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

چورہ شریف ضلع ائک